رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲ — یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۶ — نمبر ۱

اخبار اہلحدیث امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ وسنتی

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفیٰ برجاں مسلم داشتن

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ — دفتر اہلحدیث کٹڑہ بھائی امرتسر

تاریخ اجرا ۱۳۔ نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

شرح قیمت

والیان ریاست سے سالانہ عـہ
رؤسا و جاگیرداروں سے " ـے
عام خریداران سے " ـہ
" " ششماہی ۲ـ/۱۲
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - - ـہ

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط وکتابت ہوسکتا ہے۔

جملہ خط وکتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر ۲ شوال المکرم سنہ ۱۳۵۷ھ مطابق ۲۵۔ نومبر سنہ ۱۹۳۸ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

نظم (عید مبارک۔ خطاب بہ خدا - - - ص۱
انتخاب الاخبار - - - - - ص۲
مسئلہ تقلید شخصی (۳) بجواب الفقیہ۔ ص۳
مسیح قادیان۔ خلیفہ قادیان اور حضرت مسیحؑ۔ ص۴
قادیانی چیلنج متعلقہ تفسیر نویسی کی حقیقت۔ ص۵
فضائل سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم - ص۶
مسلمانوں کو خدائی نوٹس - - - - ص۸
اسلام اور دولت سعودیہ عربیہ - - - ص۹
فتاویٰ ص۱۳ - متفرقات - - - ص۱۴
ملکی مطلع ص۱۵۔ اشتہارات - - - ص۱۶/۲۰

مائۃ ثنائیہ یعنی صد احادیث نبویہ مع اردو ترجمہ
قیمت صرف ۴/ـ ملنے کا پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

عید مبارک

خطاب بہ خدا

مرقومہ محمد جعفر صاحب تسلیم پرتاب گڑھی (زیبائی)

اگر حسن حقیقی کی میسر دید ہو جائے
مرا تاریک دل آئینۂ توحید ہو جائے

جہاں تاریک سا معلوم ہوتا ہے نگاہوں کو
ترے جلوے نظر آئیں تو میری عید ہو جائے

برائے نام ہی تم وعدۂ دیدار اب کرلو
دل مایوس کو بھی عید کی امید ہو جائے

تمہارا مہرباں ہونا ہے میرے واسطے سب کچھ
جو تم چاہو تو روز عید میری عید ہو جائے

شعائیں تیرے جلووں کی اگر رخشاں ہو جائیں
پڑے جو داغ دل میں غیرت خورشید ہو جائے

مری آنکھوں کو بھی ہے جلوہ ہائے طور کی حسرت
نگاہ شوق پر ایسا نہ ہو تنقید ہو جائے

سر محشر مجھے یہ آرزو ہی کھینچ لائی ہے
یہی ارمان ہے دل میں تمہاری دید ہو جائے

تسلیم اس طور سے روداد وحشت لکھ محبت میں
کہ ہر قصہ فسانے کی ترے تمہید ہو جائے

انتخاب الاخبار

تردید افترا

ایک اخبار میں کسی غرض فاسد کے ماتحت یہ لکھا گیا ہے کہ

میں (ابو الوفاء) نے پیر جماعت علی شاہ علیپوری اور مرزا محمود احمد قادیانی کی طرح فتویٰ دیا تھا کہ ترکوں سے جنگ کرنا جائز ہے۔

یہ محض جھوٹ اور افترا ہے۔

لعن اللہ من افتری و من افتریٰ

—— امرتسر شہر میں ۳ تا ۱۶ نومبر ۱۶۹ بچے پیدا ہوئے اور ۶۳ اموات واقع ہوئیں۔

—— ادارہ معارف اسلامیہ لاہور کے سالانہ اجلاس میں جو ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر کو منعقد ہوگا صدارت کے لئے سر شاہ محمد سلیمان صاحب جج فیڈرل کورٹ لاہور تشریف لا رہے ہیں۔

—— نئی دہلی۔ مرکزی حکومت کو اخراجات میں کفایتی تدبیروں سے ایک کروڑ ۱۱ لاکھ روپیہ کی بچت ہوئی ہے۔

—— لاہور۔ پنجاب اسمبلی میں مارکٹنگ بل زیر بحث ہے۔ سودھی ہرنام سنگھ نے اس بل میں ایک نئی دفعہ ایزاد کرنے کا نوٹس دیا ہے کہ پنجاب میں اجناس کے نرخ مقرر کئے جائیں۔ کم و بیش فروخت کرنے والا چھ ماہ قید یا ایک ہزار روپیہ جرمانہ کا مستحق ہوگا۔

—— لاہور مشہور و معروف ہندو لیڈر مہاتما ہنسراج طویل علالت کے بعد مرگئے۔

—— ڈسٹرکٹ بورڈ امرتسر نے فیصلہ کیا ہے کہ ضلع امرتسر کے دیہاتی باشندوں سے ایکس رے کی فیس دس روپے کی بجائے پانچ روپے لی جائے۔

—— پنڈت جواہر لال نہرو سفر یورپ سے واپس ہندوستان آگئے ہیں۔

—— لندن۔ ہاؤس آف کامنز نے کثرت آراء سے فیصلہ کیا ہے کہ تجربہ کے طور پر پھانسی کی سزا پانچ سال کے لئے منسوخ کر دی جائے۔

—— شنگھائی کی ایک اطلاع ہے کہ جاپانی ہوائی جہاز چین کے شہر شنسی پر بمباری کر رہے ہیں۔ جن سے چالیس شہری ہلاک ہوئے ہیں۔

—— ایک مراغرساں نے اس امر کا اظہار کیا ہے کہ جرمنی کی طرف سے روس پر حملہ کرنے کی تیاریاں ہو رہی ہیں

—— لندن کی خبر ہے کہ چیکوسلواکیہ پر قبضہ کرنے کے بعد جرمنی کے ایجنٹ یوگوسلاویہ پر نظر جما رہے ہیں کیونکہ یوگوسلاویہ کے جن علاقوں میں جرمن لوگوں کی قلیت ہے وہاں نازی زبردست پروپیگنڈا کر رہے ہیں۔

ناظرین اخبار اہلحدیث

کو

عید الفطر

مبارک ہو

(ادارہ)

—— استنبول کی اطلاع ہے کہ غازی مصطفےٰ کمال پاشا کو ۲۱۔ نومبر کو دفن کیا جائیگا۔ اس رسم کی ادائیگی کے لئے حکومت ترکی نے ۱۵ لاکھ روپے منظور کئے ہیں

—— نائجیریا کے نوجوان گورنر نائجیریا سے مطالبہ کرتے ہیں کہ نائجیریا کو کسی حالت میں بھی جرمنی کے حوالے نہ کیا جاوے۔

—— لندن۔ ملک معظم جارج ششم کی پھوپھی یعنی ملکہ ناروے کا انتقال ہوگیا۔

—— شاہ فاروق والی مصر کے ہاں شہزادی تولد ہوئی ہے۔

—— حکومت فرانس نے حبشہ پر اطالیہ کا قبضہ تسلیم کر لیا ہے

—— لندن۔ ۱۹ نومبر۔ لندن میں جو فلسطین کانفرنس ہو رہی ہے۔ چونکہ اس میں فلسطین کے مفتی اعظم کو مدعو نہیں کیا گیا۔ اس لئے اس کی کامیابی کی کوئی امید نہیں کی جاسکتی۔

—— بیروت۔ ۲۰۔ نومبر۔ نمائندہ "امرت بازار پتر کا" سے ایک ملاقات کے دوران میں فلسطین کے مفتی اعظم نے گول میز کانفرنس کے انعقاد کی تجویز اور فلسطین کی سکیم مسترد کئے جانے کا خیر مقدم کیا۔ آپ نے کہا کہ یہودی اور عربوں کی کانفرنس تلخی کو کم کرنے کا موجب ہوگی۔ لیکن عرب نمائندے آزادانہ طور پر منتخب ہونے چاہئیں۔ کیونکہ کوئی خاص عرب لیڈر اس بغاوت کے لئے ذمہ دار نہیں ہے۔

—— برلن ۱۹۔ نومبر۔ حکومت جرمنی نے اپنے سفیر ہرڈیکوف کو حال ہی میں امریکہ سے واپس بلا لیا ہے۔ اس سلسلہ میں یہ افواہ عام گرم ہوئی ہے کہ سفیر مذکور واپس امریکہ نہ جائے گا۔

—— لندن ۱۹۔ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ برطانیہ کے سابق وزیر خارجہ مسٹر ایڈن کو پھر کیبنٹ میں لیا جا رہا ہے۔ آپ کو وزیر نو آبادیات کی اسامی پیش کی گئی ہے

—— پنجاب میں امسال بارش بہت کم ہوئی ہے کسان ہر روز آسمان کی طرف دیکھتے ہیں۔ ناظرین بارش کے لئے بخلوص دل دعا کریں۔

آخری اطلاع

جن خریداروں کی قیمت ماہ نومبر میں ختم ہے اور یکم دسمبر تک وصول نہ ہوگی یا ان کی طرف سے انکار یا مہلت کی اطلاع نہ پہنچے گی۔ ان کے نام

آئندہ پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔

ناظرین نوٹ کریں۔

مہلت یافتگان کی طرف سے قیمت بذریعہ منی آرڈر ہی وصول ہونی چاہئے۔ ورنہ ۲ دسمبر کا پرچہ ان کے نام نہیں بھیجا جائے گا۔

(منیجر اہلحدیث)

فاتح مصر حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی سوانح (۴۲) حیات۔ قابل دید ہے قیمت عہ۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

یکم شوال المکرم ۱۳۵۷ھ

مسئلہ تقلید شخصی

بجواب "الفقیہ" امرتسر

(۳)

ناظرین گذشتہ دو نمبروں کو ملحوظ رکھ کر تیسرا نمبر بھی بغور ملاحظہ فرمائیں۔ اس میں شک نہیں کہ اس مضمون میں ہمارے معزز مخاطب نے تقلید کو ثابت کرنے کے لئے انتہائی زور لگایا ہے۔ رہا یہ سوال کہ وہ اس میں کامیاب بھی ہوئے ہیں یا نہیں۔ ایک الگ بات ہے۔ ؎

شکست و فتح تو قسمت سے ہے و لے اے میرؔ ۔ مقابلہ تو دلِ ناتواں نے خوب کیا

مولوی محمد شریف صاحب مقلد کے مضمون کا باقی حصہ درج ذیل ہے :-

"اسی طرح حنفیہ شافعیہ کا اختلاف ہے۔ اور وہ دونوں حق پر ہیں۔ لیکن یہ نہیں کہہ سکتے کہ ایک نماز ایک مذہب پر پڑھے۔ دوسری دوسرے مذہب پر۔ یہ ہرگز جائز نہیں۔[۱۵] یہ تو دین میں ایک کھیل ہے۔ عاقل بالغ کو چاہیئے کہ سوچ سمجھ کر جس مذہب کو اعلیٰ و افضل سمجھے[۱۶] اُسے اختیار کرے۔ پھر اُسی پر ہمیشہ عامل رہے البتہ اگر ایک مذہب اختیار کر لینے کے بعد اُسے دوسرا مذہب افضل و اعلیٰ ثابت ہو تو ہمیشہ کے لئے دوسرے مذہب پر ہو جائے[۱۷]۔ یہ نہیں کہ ایک مسئلہ ایک مذہب کا ...

[۱۵] ہمیں اس بات کا افسوس ہے کہ ہمارے مخاطب جناب مسئلہ تقلید شخصی میں اپنے سلف کے اقوال کو بھول جاتے ہیں۔ خدا جانے ان کو اپنے مخالف سمجھتے ہیں یا ان سے ناواقف ہوتے ہیں۔ مسئلہ تقلید شخصی جیسا ضروری حکم (جو حدِ فاصل ہے دو فرقوں کے درمیان) اور ثبوت اس کا زبانی۔ این چہ بوالعجبی است۔

اب میں مولوی صاحب کے برخلاف ایک معتبر حوالہ پیش کرتا ہوں جو یہ ہے :-

لہ ان یصلی یوماً علیٰ مذھب و اراد ان یصلی یوماً آخر علیٰ غیرہ فلا یمنع منہ۔

(رد المختار مصری جلد اول ص۔۔)

یعنی کوئی شخص ایک دن حنفی بن کر نماز پڑھے اور دوسرے دن شافعی بن کر (علی القیاس تیسرے دن مالکی بن کر) تو اسے روکا نہ جائے بتائیے یہ فتویٰ آپ کے اس قول کے خلاف ہے یا نہیں؟

مولانا! مسئلہ تقلید یا کوئی اور اختلافی مسئلہ لکھتے ہوئے یہ خیال دل سے نکال دیا کرو کہ علماء اہل حدیث کتب فقہ سے واقف نہیں ہیں۔ اس لئے آپ جو چاہیں کہہ جائیں۔

واقعہ عجیب مولانا سید نذیر حسین صاحب دہلوی (المعروف میاں صاحب) قدس اللہ سرہ جب حج کو تشریف لے گئے تو مخالفین نے حاکمِ وقت کے پاس شکایت کی کہ یہ شخص کتب فقہ کی توہین کیا کرتا ہے۔ آپ نے جواب میں حاکمِ وقت کو فرمایا میں خود کتب فقہ پڑھاتا ہوں۔ ہدایہ وغیرہ کے چند مشکل مقامات بتاتا ہوں آپ فقہائے شہر کو بلائیں میں ان کے سامنے یہ مقامات پیش کر کے حل کراؤنگا۔ مکہ شریف کا حاکم چونکہ حقیقت سمجھ گیا تھا اس لئے اس نے یہ مقابلہ تو نہ کرایا مگر میاں صاحب کو بعزت احترام رخصت کر کے بحفاظت تمام مدینہ شریف تک پہنچا دیا۔ (جزاہ اللہ!)

اعلان عام آج جتنے مسائل شرکیہ بدعیہ جماعت اہل حدیث اور بریلوی احناف میں مختلف فیہ بن رہے ہیں ...

ahmadimuslim.de

اور دوسرا مسئلہ دوسرے مذہب کا۔ اس طرح تو ایک پانچواں مذہب پیدا ہو جائیگا۔ جس پر سلف صالحین میں سے کوئی نہ ملیگا۔ مثلاً امام صاحب کا مذہب ہے کہ قے یا خون یا نکسیر جاری ہونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ لیکن امام شافعی کے نزدیک نہیں ٹوٹتا۔ ایک شخص نے وضو کیا۔ پھر خون نکلا یا نکسیر جاری ہوئی۔ اُس نے مذہب شافعی رحمہ اللہ کے مطابق دوبارہ وضو نہیں کیا۔ اس لئے کہ ان کے نزدیک قے اور نکسیر اور خون نکلنا نواقض وضو سے نہیں۔ پھر اس نے نماز پڑھی۔ اس میں امام کے پیچھے سورت فاتحہ نہ پڑھی۔ تو یہ نماز کسی مذہب میں نہ ہوئی۔ شافعیہ کے نزدیک اس لئے کہ اس نے فاتحہ خلف الامام نہیں پڑھا۔ اور حنفیہ کے نزدیک اس لئے نہیں کہ اس کا وضو نہیں۔ تو لامحالہ ایک مذہب کا اختیار لازم ہوگا۔ اسی طرح امام شافعی رحمہ اللہ کا مذہب ہے کہ مس ذکر سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ لیکن امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک نہیں ٹوٹتا۔ ایک شخص وضو کر کے ذکر کو ہاتھ لگاتا ہے۔ اور اس لئے کہ امام صاحب کے نزدیک وضو نہیں ٹوٹا۔ دوبارہ وضو نہیں کرتا۔ پھر نماز پڑھتا ہے۔ اس میں فاتحہ خلف الامام پڑھتا ہے۔ تو یہ نماز بھی دونوں مذہبوں میں نہ ہوئی۔ حنفیہ کے نزدیک اس لئے کہ فاتحہ خلف الامام اُن کے نزدیک مکروہ تحریمہ ہے اور شافعیہ کے نزدیک اس لئے کہ وہ بے وضو ہے۔ تو لازم ہوا کہ ایک ہی مذہب اختیار کرے؟

(الفقیہ امرتسر مؤرخہ ۲۱۔ اکتوبر ۱۹۳۸ء) (باقی)

قادیانی مشن

مسیح قادیان۔ خلیفہ قادیان

اور

حضرت مسیح علیہ السلام

میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان نے اپنے خطبہ جمعہ میں جو "الفضل" ۱۱۔ نومبر میں شائع ہوا ہے۔ اِدھر اُدھر کی چند باتیں کرتے ہوئے مندرجہ ذیل عقیدے کا اظہار کیا ہے:۔ سابق انبیاء علیہم السلام کی تہاغت کا نمونہ ہمارے سامنے ہے۔ کیا

ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ فقہ حنفیہ اور اصول فقہ حنفیہ کے پیش نظر اہل حدیث کی جانب غالب ہے۔ جسے انکار ہو وہ آزمالے اور سن رکھے ؎

أنا سلمة ابن الاكوع ✦ اليوم يوم رُضَّع

(اہلحدیث)

۱۶ مقلد کو کسی امام کی فضیلت کا علم کیونکر ہو سکتا ہے جس حال میں کہ وہ مقلد ہے۔ اس بے چارے کی حیثیت تو ایسی ہے جسے ہم اپنے لفظوں میں بیان نہیں کر سکتے۔ البتہ آپ کی اجازت سے صاحب مسلم الثبوت کے الفاظ پیش کئے دیتے ہیں جو اصول فقہ کے بڑے مستند عالم ہیں۔ آپ اجماع کی بحث میں فرماتے ہیں:۔

لا عبرة للكافر والمقلد (فى الاجماع)

یعنی مسئلہ اجماع میں کافر اور مقلد کی رائے کا کوئی اعتبار نہیں۔

پھر ایسا بے حیثیت شخص کسی عالم یا امام کو افضل سمجھے تو اس کی کیا وقعت ہو سکتی ہے۔ آپ کی مزید تشفی کیلئے ہم اپنے لفظوں میں نہیں بلکہ حافظ ابن قیم رح کے الفاظ میں ایک اور حوالہ پیش کرتا ہوں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں

المقلد كالاعمى۔ (اعلام)

اس کا ترجمہ آپ خود ہی کر لیجئے۔ ؎ ع

ہم اگر عرض کرینگے تو شکایت ہوگی

امام رازی رحمۃ اللہ علیہ اس امر میں سخت متحیر ہیں کہ مقلد اپنے امام کو کیسے افضل سمجھ سکتا ہے جبکہ اسمیں شناخت کی لیاقت ہی نہیں ہے۔ وللتفصیل مقام آخر۔

(اہلحدیث)

۱۸ آپ نے اس دعوے کی کوئی دلیل نہیں دی میں آپ کو ایک عظیم واقعہ کی طرف متوجہ کرتا ہوں۔ حنفی مذہب کے رکن اعلیٰ امام ابویوسف حمام سے غسل کر کے نکلے تو اطلاع ملی کہ حمام سے مُردہ چوہا نکلا ہے حنفی مذہب کے مطابق یہ غسل جائز نہ تھا۔ آپ نے کمال فراخدلی سے فرمایا۔ آج ہم امام مدینہ کے مذہب پر عمل کرتے ہیں۔ امام مدینہ (امام مالک کے مذہب کی رو سے یہ پانی ناپاک نہ تھا) بتائیے اس غسل کے بعد جو نمازیں امام ابویوسف نے پڑھی ہونگی وہ جائز ہوئیں یا نہیں

مولانا! میدان مناظرہ میں ایسی کچی باتیں کرنا آپ جیسے بالغوں کا کام نہیں ؎

سنبھل کے رکھیو قدم میکدہ میں شیخ صاحب!
یہاں پگڑی اچھلتی ہے اسے میخانہ کہتے ہیں

آپ کے مخاطب اہل حدیث یا بالفاظ دیگر غیر مقلد ہیں جن کا دعویٰ ہے کہ ائمہ اربعہ میں سے کسی ایک معین شخص کی تقلید فرض واجب نہیں ہے۔ ساتھ ہی آپ کو یہ بھی معلوم ہوگا کہ آپ کے مخاطبوں کا اعتقاد استدلال کے متعلق یہ ہے ؎

آنچہ نہ قال است نہ قال الرسول
فضل بود فضل مخواں اے فضول

ایسے گروہ کے سامنے اگر آپ ایسی بے سرو پا باتیں کرینگے جیسے اس مضمون میں کی ہیں تو آپ ان کے منہ سے یہ شعر سنیں گے ؎

گر ز عشقت خبرے ہست بگو اے واعظ!
ورنہ خاموش کہ ایں شور و فغاں چیزے نیست

(اہلحدیث)

۱۹ ایک ہی مذہب اختیار کرے۔ کیا قرآن کے حکم سے یا حدیث کے حکم سے یا کسی امام کے حکم سے یا محض آپ کے فرمانے سے۔ قرآن و حدیث اور اقوال ائمہ میں تو آپ کے اس فتوے کا ثبوت نہیں ملتا۔ البتہ آپ زبانی لسانی ضرور یہ نصیحت کرتے ہیں۔ سو اس کے جواب میں یہ شعر عرض ہے ؎

ناصحا! اتنا تو دل میں تو سمجھ لینے کہ ہم
لاکھ ناداں ہیں کیا تجھ سے بھی ناداں ہونگے

(اہلحدیث) (باقی)

ahmadimuslim.de

دنیا میں کوئی بھی نبی ایسا گزرا ہے جو ناکام ہؤا ہو۔ تاریخ سے کوئی ایک نبی بھی ایسا ثابت نہیں کیا جاسکتا جو اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہؤا۔ دعویٰ نبوت کرنے کے بعد ناکام وہی رہا ہوگا جس نے جھوٹا دعویٰ کیا ہو۔ سچا دعویٰ نبوت کرنے والا کبھی ناکام نہیں ہؤا؛

(الفضل ۱۱۔ نومبر ۱۹۳۸ء)

اہلحدیث اس کے مقابلہ میں مسیح قادیان کا کلام بھی قابل ذکر ہے۔ آپ لکھتے ہیں: "حضرت مسیح جسمانی بیماروں کو اس عمل (مسمریزم) کے ذریعہ سے اچھا کرتے رہے مگر ہدایت اور توحید اور دینی استقامتوں کی کامل طور پر دلوں میں قائم کرنے کے بارے میں ان کی کاروائیوں کا نمبر ایسا کم درجے کا رہا کہ قریب قریب ناکام کے رہے۔" (ازالہ اوہام طبع اول ص ۳۱۰ / ۳۱۱)

ناظرین! باپ کی عبارت کے ساتھ بیٹے کی عبارت کو سامنے رکھ کر جو نتیجہ نکلتا ہے وہ یہ ہے کہ حضرت مسیح روح اللہ وجیھاً فی الدنیا والاٰخرۃ ان دونوں (باپ بیٹا) کے نزدیک (معاذ اللہ) جھوٹے نبی تھے۔ یہ ہے اس طائفہ غالیہ کا عقیدہ۔

ہم اہل اسلام کا اجماعی عقیدہ ہے جس کی شہادت قرآن مجید دیتا ہے کہ مؤمن مسلمان وہی ہے جو کل انبیاء علیہم السلام کی تصدیق کرے۔ مگر ان دونوں (باپ بیٹے) کا عقیدہ جو حضرت مسیح علیہ السلام کے حق میں ثابت ہوتا ہے وہ اکیلا ہی قائل کی تکفیر کے لئے کافی ہے۔ خدا جانے حضرت مسیحؑ سے ان کو کیا رقابت ہے کہ جب بولیں گے، صراحۃً یا مفہوم کی صورت میں ان کے خلاف ہی بولیں گے۔ چنانچہ بڑے میاں کا یہ شعر دافع البلاء میں مرقوم ہے ؎

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

فتح ربانی۔ حیات مسیح پر مباحثہ۔ مابین مولانا ثناء اللہ و جوانان مناظر قیمت ۲ ملنے کا پتہ: اہلحدیث امرتسر

قادیانی چیلنج متعلقہ تفسیر نویسی کی حقیقت

(نوشتہ منشی محمد عبداللہ صاحب معمار امرتسری)

قادیانی اصحاب کا قدیمی شیوہ ہے کہ وہ ہزاروں انسانوں کی موجودگی میں چاروں شانے چت گرنے کے باوجود اٹھ کر یہی کہتے ہیں کہ

"ہمارا گرنا کیا معنے کشتی ہی نہیں ہوئی۔"

اور اگر چاروں طرف کی لعنت و ملامت سے مرعوب و شرمندہ ہو کر اقرار بھی کر بیٹھے تو فتح اپنی ہی ظاہر کریں گے۔ ان کے اعلیٰ حضرت بھی تمام عمر اسی روش پر گامزن رہے۔ کوئی ایک دو نہیں دس بیس بار چھوڑ ہزار دفعہ مرزا جی کی کسی بات کی مکمل و مدلل معقول و مسکت تردید کر دیتے مرزا صاحب بار بار اپنی اسی دلیل کو دہراتے جاتے تھے وہ بھی اس شان میں کہ

"آج تک ہماری اس بات کو رد کرنے کی کسی کو جرأت ہی نہیں پڑی۔"

"اہلحدیث" کے ناظرین پر واضح ہے کہ قادیان سے جب کبھی مقابلہ جوئی کی صدا بلند ہوئی تو "اہلحدیث" نے فوراً سے پہلے لبیک کہا۔ مگر خدا جانے اہلحدیث کی آواز میں کونسا کذب سوز جادو بھرا ہے کہ اس کے بلند ہوتے ہی قادیانی گروہ اموات غیر احیاء کا بھوپ بھر لیتا ہے۔

منجملہ بیسیوں امور متنازعہ کے تفسیر نویسی کے معاملہ کو ہی دیکھ لیجئے۔ قادیان سے ہر سال دو سال بعد علماء اسلام کے نام تفسیر نویسی میں مقابلہ کا چیلنج شائع ہوتا ہے۔ مگر جب ادھر سے آمادگی کا اعلان سنتے ہیں وہیں اپنے اسلاف کے نقش قدم پر عمل کرتے ہوئے یجعلون اصابعھم فی اٰذانھم کا مصداق بن جاتے ہیں۔ چھ سات ماہ بعد پھر ھل من مبارز کے نعرے لگاتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

گذشتہ واقعات کا مختصر نقشہ ۱۹۲۵ء

قادیانی اخبار "الفضل"[1] نے اعلان کیا کہ کوئی ہے جو ہمارے خلیفہ کے بالمقابل تفسیر نویسی کے جوہر دکھا سکے؟ اس کے جواب میں ادھر سے جب آمادگی کا اظہار ہوا تو قادیانی صاحبان ۔۔۔۔ جھاگ کی طرح بیٹھ گئے۔

اس کے بعد ۱۹۳۰ء میں بولے۔ اور ہزاروں کے مجمع میں بہزار فخر و مباہات بڑی آن بان کے ساتھ بولے (الفضل ۲۸/۲۷ مارچ ۱۹۳۰ء ص ۱۵)[2]

مولانا فاتح قادیان نے اس کے جواب میں بلا کسی بے جا تعلی کے سادہ الفاظ میں شریفانہ نوٹ لکھا کہ

"پہلے بھی خلیفہ قادیان نے (کئی دفعہ) چیلنج دیا اور (ہر بار) ہم نے لکھا کہ (بسم اللہ تشریف لائیے) بالمقابل تفسیر لکھئے۔ جواب میں (قادیانیوں کی طرف سے) آج تک ہاں نہ پہنچی بلکہ انکار کر گئے گذشتہ را صلوٰۃ۔ اب بھی۔ ہماری طرف سے کوئی شرط نہیں۔ سادہ قرآن، کاغذ، قلم دوات لے کر الگ الگ ایک دوسرے کے سامنے بیٹھنا ہوگا تفسیر اور معارف کے لئے ضروری ہوگا کہ علوم عربیہ کے ماتحت ہوں۔ بس۔" (اہلحدیث ۲۳ مئی ۱۹۳۰ء)

میاں محمود احمد صاحب نے اس پر یہ جواب لکھا کہ

"میری طرف سے یہ چیلنج نہیں کہ میں بڑا عالم ہوں۔ میرا یہ دعویٰ نہیں کہ میں مولوی ثناء اللہ صاحب سے زیادہ عربی جانتا ہوں۔"

ناظرین غور فرمائیں جو شخص علوم عربیہ سے کورا ہوگا وہ قرآن پاک کی تفسیر کیا خاک کریگا۔ ہاں اپنے والد صاحب کی طرح الحمد للہ بمعنی غلام احمد مالک یوم الدین بمعنے قادیانی خلافت کا زمانہ بنادے تو ہو سکتا ہے۔ سائیں بلھے شاہ نے سچ فرمایا ہے:۔

"بابجوں علموں کرے فقیری کافر مرے دیوانہ ہو۔"

اس کے علاوہ خلیفہ صاحب نے اپنے دیگر مضامین میں جو گل کھلائے وہ ان کی علمیت کا واضح ثبوت ہیں چنانچہ انہوں نے لکھا:۔

---

[1] الفضل ۳۱۔ جنوری ۱۹۲۵ء

[2] الفضل ۲۴۔ مارچ ۱۹۳۰ء

ahmadimuslim.de

اوّل تو میں تفسیر اُردو زبان میں کروں گا۔ عربی دانی کا میرا دعویٰ نہیں۔ دوم عربی اور اُردو تفاسیر میدان مقابلہ میں اپنے پاس رکھ کر تفسیر لکھونگا۔ کلید قرآن بھی ساتھ رکھونگا اس پر مزید یہ کہ تفسیر بھی وہ کرونگا جو میرے آبا جان اپنی کتابوں میں درج کر گئے ہیں۔ اپنی طرف سے نہیں لکھونگا۔ وغیرہ وغیرہ۔

مولانا مدظلہ نے لکھا کہ میاں عقل سے بات کرو۔ تفسیر دانی کا دعویٰ کرتے ہو اور بوقت مقابلہ اپنے باوا صاحب کی تحریفات (دمشق بمعنے قادیان وغیرہ) کے ناقل کی حیثیت اختیار کرتے ہو۔ گستاخی معاف "والد کی تفسیر کو اپنی بتانا آریوں کے مشہور مسئلہ کے مشابہ ہے"

سنو صاحب! اگر تمہیں علوم قرآنیہ سے ذرہ بھر بھی مس ہے تو باتیں بنا کر وقت ضائع نہ کرو۔ میں تمہیں ہر طرح کی سہولت دینے کو تیار ہوں۔ تم کہتے ہو میں عربی کا بڑا عالم نہیں ہوں۔ چلو تمہیں اجازت ہے کہ اُردو ہی میں لکھ لینا۔ تم تفسیرات ساتھ رکھنا چاہتے ہو۔ جاؤ رکھ لینا۔ کلید قرآن رکھنے کی بھی اجازت ہے اور ؎

اگر اب بھی نہ تم سمجھے تو پھر تم سے خدا سمجھے

(مرقع قادیانی بابت جنوری ۱۹۳۲ء صفحہ ۲۳)

اس تحریر کے بعد قادیانیوں پر کچھ ایسی اوس پڑی کہ گذشتہ سات سال بالکل امن وامان سے گزر گئے ہم قادیانی بزرگوں کی اس خلاف معمول خاموشی کو انکی شرافت اور عادت پر محمول کر کے اندازہ لگا بیٹھے تھے کہ اب قادیانی اصحاب راہ راست پر آتے جا رہے ہیں مگر ناگہاں اخبار الفضل یکم اکتوبر ۱۹۳۸ء کے ایک مضمون نے ہمیں اپنی رائے تبدیل کرنے پر مجبور کر دیا۔ آہ ؎

رہا ٹیڑھا مثال نیش کژدم
کبھی مرزائی کو سیدھا نہ پایا

ناظرین۔ سابقہ واقعات کو ملحوظ رکھ کر قادیانی الفاظ پڑھیں۔ اخبار مذکور لکھتا ہے کہ

"آپ (خلیفہ قادیان) نے بارہا غیر احمدی علماء اور غیر مبائعین (لاہوری احمدیوں) کو چیلنج دیا ہے کہ ...... آؤ میرے مقابلہ میں کسی سورت یا رکوع یا آیت کی تفسیر لکھو۔ مگر کوئی ان میں سے مقابلہ کے لئے نہ اٹھا"

ناظرین ان سطور کو پڑھ کر قادیانی ادا کی داد دیں۔ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی نے کیا ہی سچ فرمایا ہے:۔

"جب انسان حیا کو چھوڑ دیتا ہے تو جو چاہے بکے کون اس کو روکتا ہے" (اعجاز احمدی ص۳)

مرزائیو! ان چالوں سے کب تک اپنے ہمنواؤں کو اندھیرے میں رکھ سکو گے۔ سنو! وہ دن دُور نہیں جبکہ حسب فرمان الٰہی یوم تبلی السرائر جھوٹ بولنے والوں کے منہ بند ہو جائیں گے۔ فاتقوا اللہ۔ ثم اتقوا اللہ۔

بالآخر مجھے حضرت مولانا فاتح قادیان کی ذات بابرکات سے پوری امید ہے کہ آپ اب کی دفعہ بھی حسب سابق قادیانی غلط بیانیوں کو طشت ازبام کرنے کے لئے قادیانی چیلنج کی کھلے الفاظ میں منظوری دیتے ہوئے خلیفہ قادیان کو میدان میں نکلنے کے لئے مجبور کر دیجئے۔ واللہ الموفق۔

مدیر | بے شک بٹالہ کی جامع مسجد میں آجائیں ؎

یہیں میداں ہیں یہیں چوگاں ہیں یہیں گو ہے

فضائل سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

قرآن وحدیث کی روشنی میں

(از قلم مولوی محمد عبد اللہ صاحب ثانی امرتسری)

(۲)

گذشتہ ہفتے اس مضمون کی ایک قسط درج ہو چکی ہے۔ آج دوسری قسط ملاحظہ فرمائیں۔ سیالکوٹ سے بریلوی احناف کا ایک رسالہ شائع ہوتا ہے جس میں امور شرکیہ وبدعیہ کی خوب تائید وترویج ہوتی ہے۔ اس کی اصلاح کے لئے نامہ نگار صاحب نے یہ مضمون لکھا ہے۔ (مدیر)

آنحضرت کی حاضری ہرجگہ | بریلوی عقائد میں سے ایک عقیدہ یہ بھی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر جگہ ہر محفل میلاد میں تشریف لاتے ہیں اور اسی واسطے لوگ مجلس میں بیٹھے بیٹھے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور اس عقیدہ کو وہ فضائل سید الانبیاء میں شمار کرتے ہیں چنانچہ صاحبزادہ علی پوری اس عقیدہ پر ایک حدیث پیش کرتے ہیں۔ یعنی بزعم خود عقیدہ مذکورہ کا ثبوت حدیث سے دیتے ہیں۔ مشہودنی الارض ضمنی سرخی لکھ کر تحریر فرماتے ہیں:۔

"ترمذی واحمد وبیہقی عبداللہ بن عباس سے ناقل ہے کہ میں نے ایک دن دوپہر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ جسم مبارک گرم آلود۔ موئے مبارک پراگندہ اور دست مبارک میں خون بھرا شیشہ۔ عرض کیا میرے ماں باپ تصدق خیر تو ہے۔ ارشاد فرمایا ہذا دم الحسین واصحابہ لم ازل التقطہ منذ الیوم۔ صبح سے حسین علیہ السلام اور اس کے ساتھیوں کا خون جمع کر رہا تھا)

آپ جب کربلا جا آسکتے ہیں تو غریب ہندوستان شرف قدمبوسی سے کیوں محروم ہے؟"

(انوار الصوفیہ بابت جولائی ۱۹۳۸ء ص۱۱)

سبحان اللہ! دعویٰ اتنا بڑا اور استدلال خواب سے جناب والا خوابیں ظنیات کا آخری مرحلہ ہیں۔ نبی کی خواب کے سوا تمام خوابیں مشکوک ہوتی ہیں۔ نیز خواب ایک واقعہ ہے۔ واقعہ بھی ظنی۔ جس کا ظاہر اور ہوتا ہے باطن کچھ اور۔ قرآن مجید دیکھئے ہمیں

رحمۃ اللعالمین جلد اول (۴۹)

سات گائیں دیکھی جاتی ہیں مگر مراد اس سے سات سال ہیں۔ خواب میں حضرت یوسف علیہ السلام نے گیارہ ستارے اور سورج چاند دیکھے تھے، مگر مراد اس سے برادران یوسف ہیں۔

اور سنئے! اس واقعہ ظنی پر قیاس کر کے کوئی مسئلہ نہیں نکالا جا سکتا۔ کیونکہ علمائے اصول کے نزدیک قیاس احکام پر ہوا کرتا ہے واقعات پر قیاس نہیں کر سکتے۔ صاحبزادہ صاحب اصول فقہ کی کتب کو بغور مطالعہ کیجئے یا کسی سے پوچھ لیجئے۔

قبر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حاضری

صاحبزادہ صاحب اس مضمون کے زیر عنوان "مشہود فی القبور" یوں تحریر فرماتے ہیں:۔

"آپ مُردوں کو قبروں میں، زندوں کو مکانوں میں نظر آتے ہیں۔ اولیائے کرام اور علمائے اسلام نے برأی العین بحالت بیداری آپ کو دیکھا ہے"

(انوار الصوفیہ صفحہ ۱۳)

اس کا ثبوت یہ دیتے ہیں کہ

امام غزالی نے لکھا ہے کہ ارباب قلوب انبیاء ملائکہ کو بیداری میں دیکھتے ہیں۔

حضرت پیر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ ۱۶ شوال ۵۲۱ھ روز شنبہ کے ظہر سے پہلے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے فرمایا **بابا تم وعظ کیوں نہیں کرتے؟**

قسطلانی نے لکھا ہے کہ ہمارے ارادے، نیتیں، اعمال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیش نظر ہیں۔[1]

بیہقی نے لکھا ہے کہ زمین آسمان میں آنا جانا صلحائے امت کے جنازوں میں آنا آپ کے برزخی کاروبار میں داخل ہے۔

سیوطی نے لکھا ہے۔ آپ کا زمینوں آسمانوں میں آنا جانا اور زندہ رہنا جو چاہیں تصرف فرمانا حدیثوں سے ثابت ہے۔ آج بھی آپ اسی علیہ مبارک جسم میں موجود ہیں جیسے دنیا میں تھے

فرشتوں اور جنوں کی طرح آنکھوں سے مستور ہیں (انوار الصوفیہ صفحہ ۱۴)

صاحبزادہ صاحب اس تحریر میں حنفیت کو بھی ترک کر کے دس قدم آگے بڑھ گئے۔ بحیثیت حنفی ہونے کے آپ کا حق تھا کہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول پیش کرتے جناب۔ توضیح تلویح اصول فقہ کی کتاب اگر آپ نے پڑھی نہ ہو تو دیکھی ضرور ہوگی نہ دیکھی ہو تو سیالکوٹ جا کر دیکھ آئیے۔ اس میں لکھا ہے:۔

"اما المقلد فیقول هذا الحکم واقع عندی لانه ادای الیه رای ابی حنیفة

مقلد کا حق یہی ہے کہ کہے کہ یہ حکم میرے نزدیک صحیح ہے کیونکہ حضرت ابو حنیفہ رح کی رائے یہی تھی۔

افسوس ہے کہ آج چودھویں صدی کی حنفیت بس یہی رہ گئی ہے کہ چند باتیں اہل کوفہ سے لیں اور چند بریلی سے اور چند لاہور سے۔ اور ہر ایک کی تقلید کر کے اپنا نام حنفیوں میں لکھا لیا۔ اور بس!

پچھلے زمانہ کے حنفی امام ابو حنیفہ کے سوا کسی کی بات کو وزنی نہ خیال کرتے تھے۔ چنانچہ فقہ کی معتبر کتاب درمختار دیکھئے۔ صاف طور پر کہہ دیا جاتا تھا۔

ان مذهبنا حنفی لا یوسفی۔ (درمختار صفحہ ۴۵ ج ۱)

ہمارا مذہب حنفی ہے یوسفی نہیں۔

علی پوری حنفیو! امام ابو حنیفہ کے مقلد ہو یا امام غزالی، قسطلانی اور سیوطی کے۔

ہاں یہ بھی یاد رکھئے، صحافتی دنیا میں صرف یہ لکھ دینا کافی نہیں کہ فلاں شخص نے یوں کہا ہے۔ اہل حدیث کے سامنے اس کی کوئی وقعت نہیں وہ تو اپنے اسلاف (صحابہ کرام و ائمہ عظام) کی روش کے فدائی ہیں۔ ان کو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا وہ قول یاد ہے جو انہوں نے بشر بالجنۃ خلیفہ ثانی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حق میں صاف کہہ دیا تھا:۔

أأمر ابی یتبع ام امر رسول اللہ صلعم

کیا میرے ابا جی کا فرمان ماننے کے قابل ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم واجب الاتباع ہے

چودھویں صدی کے حنفیو! یہ بے بہا تحقیق کہ حضرت فخر المرسلین کے کسر، ارشاد و نوکات بعدی نبیٹا مکان ٹھہرکے خاطب، خلافت اسلامیہ کی دوسری مسند کے والی ہیں۔ مگر اُن کے متعلق انہی کا بیٹا بڑی آزادی سے صاف کہتا ہے کہ میرے نزدیک اُن کا حکم کچھ وقعت نہیں رکھتا۔ کیونکہ اُن کے مخدوم کا فرمان موجود ہے۔

اب ہم سے سنئے! امام سیوطی ہوں یا قسطلانی، پیر بغداد ہوں یا امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔ وہ تمام کے تمام ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں۔ مگر بے دلیل بات کسی کی حجت شرعی نہ ہوگی۔

ناظرین! اب ان کی بے دلیل بات کی کیفیت بھی سنئے علامہ قسطلانی آپ کی محولہ عبارت لکھنے کے بعد خود ہی اعتراض نقل فرماتے ہیں:۔

فان قلت هذه الصفات مختصة بالله

(مواہب اللدنیہ صفحہ ۳۸۶ ج ۲)

کہ اگر تو کہے کہ یہ صفتیں تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہیں۔

تو اس کا جواب یہ ہے کہ جو مومن فوت ہو چکے ہیں عالم برزخ کی طرف منتقل ہو جاتے ہیں وہ زندوں کے حالات جاننے لگتے ہیں۔ بتائیے اس دعویٰ کی دلیل کیا ہے۔ کیا یہ درست ہے کہ خود جناب مصنف بھی مومن تھے تو اب وہ ہمارے حالات سے واقف ہونگے۔ اس لئے میں آپکی وساطت سے ان سے درخواست کرونگا کہ مہربانی کر کے میرے اس سوال کا جواب خود بدولت ہی تحریر فرما دیں۔ اور اس دعوے کی دلیل قرآن شریف یا حدیث رسول سے دیں۔ ہم چونکہ اس کے قائل نہیں اور آپ قائل ہیں۔ اس لئے آپ ہی مہربانی کر کے میرا مضمون ان کے کانوں تک پہنچا کر جواب لے دیں اور بہتر ہو کہ بالمشافہ گفتگو کرا دیں تاکہ بات جلد طے ہو جائے۔

علیپوری حنفیو! اب یہ باتیں دنیا نہیں سنتی۔ یہ

---

[1] ہمارے احوال ہمارے اعمال ہماری نیتیں ہمارے ارادے ہمارے خطرے ہر حال آپکے (نبی علیہ السلام کے) پیش نظر ہیں۔ کوئی بات آپ پر چھپی نہیں۔ (العیاذ باللہ)

ahmadimuslim.de

باتیں دنیا کے سامنے الف لیلہ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتیں۔ لوگوں کو قرآن مجید سناؤ۔ حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جواہر ریزے پیش کرو۔ دنیائے اسلام قدر کریگی اور آپ کو عنداللہ ثواب ملے گا۔

رسول اللہ فداہ روحی صلی اللہ علیہ وسلم مسجدوں اور گھروں میں

ان دو عنوانوں میں بھی آپ نے وہی بے قاعدگی برتی ہے۔ یعنی ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ اور ان کی وساطت سے امام غزالی کا قول پیش کیا ہے کہ وہ لکھتے ہیں کہ

لوگو! جب تم مسجدوں یا اپنے گھروں میں جاؤ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام کہا کرو کیونکہ آپ کی روح مبارک مسجدوں اور گھروں میں حاضر ہوتی ہے۔

یہ بھی وہی خیالی بات ہے جس کے جواب میں صرف یہ کہنا کافی ہے کہ

من قال ان ارواح المشائخ حاضرۃ تعلم یکفر۔ (فتاویٰ لکھنوی بحوالہ بزازیہ)

جو شخص کہے کہ بزرگوں کی روحیں حاضر ہیں وہ کافر ہو جاتا ہے۔

حنفی دوستو! یہ ہمارا ہی فتویٰ نہیں بلکہ فقہ حنفیہ کی معتبر کتاب (بزازیہ) کی عبارت ہے۔ اب بتائیے کہ بچے حنفی آپ کی سنیں یا فقہ شریف کے فتاویٰ کو تسلیم کریں۔

ہم تو مشورہ دینگے کہ بقول احناف فقہ شریف قرآن حدیث کا نچوڑ ہے۔ اس لئے اس کو نہ چھوڑیں ورنہ دین چھوٹ جائیگا۔ اور ایسے غیر شرع پیروں کو ابھی سے چھوڑ دیں (جب دست حسرت ملتے ہوئے چھوڑنا پڑیگا) آج ہی ترک کر دیں تاکہ ماتم مخارجین نہ سننا پڑے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں دیکھتے ہیں

اس عنوان میں آپ نے صرف شیخ عبدالحق صاحب محدث دہلوی کا قول لکھا ہے جس کے ہم قائل نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ قول بے دلیل ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام محفل مولود میں

اس ضمن میں آپ نے امام سیوطی کا قول لکھا ہے کہ مولود پڑھتے وقت یہ اعتقاد رکھنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح حاضر ہے۔ جائز ہے۔

اس پر بھی وہی سوال ہے کہ اس جواز کا ثبوت بذمہ قائل ہے۔ جب وہ پیش کرینگے جواب دیا جائیگا انشاء اللہ۔ اور بہت ممکن ہے کہ علی پوری صاحبزادہ کی برکت سے بالمشافہ گفتگو ہو جائے۔ اگر ہو جائے تو ہم پیر صاحب کو معقول دلائل دینگے۔

فیصلہ صاحبزادہ صاحب نے آخر میں فیصلہ لکھا ہے جو تمام کا تمام قابل دید ہے۔ اس لئے ہم نقل کرتے ہیں:-

(۱) انعقاد محافل میلاد۔ تعین یوم۔ تداعی و سرور اطعام و ضیافت سنت صحابہ ہے۔ (۲) ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم زندہ کے زندہ ہیں۔ (۳) جہاں جی چاہے آتے جاتے ہیں۔ (۴) مردوں کو قبروں میں زندوں کو دنیا میں نظر آتے ہیں۔ (۵) اولیاء کرام اور علماء عظام کی ایک جماعت نے آپ کو بیداری میں دیکھا۔ (۶) آج بھی اپنے اقیوں کو آپ مشرف فرماتے ہیں۔ (۷) آپ مسجدوں مکانوں اور میلاد کی محفلوں میں جلوہ افروز ہوتے ہیں۔ (۹) علمائے ملت اور ارباب بصیرت نے مسجدوں مکانوں اور محفلوں میں داخل ہوتے وقت درود و سلام کی تاکید اور بوقت ذکر ولادت قیام کا حکم فرمایا۔ پس یہ قیام ارباب بصیرت کی تقلید میں مستحسن ہے۔"

(انوار الصوفیہ صلا۔ ۱۵ بابت جولائی [illegible])

صاحبزادہ صاحب! یہ سب دعاوی ہیں۔ اگر سچے ہو تو ہر ایک دعوی کی دلیل قرآن، حدیث و فقہ حنفیہ سے پیش کرو۔ مگر یہ یاد رکھو کہ ہم امام سیوطی ہو یا امام بخاری کسی کی بے دلیل بات (بجز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے) سننے کو تیار نہیں۔ ہم تو قرآن کی آیت قبول کرینگے یا حدیث رسول صلے اللہ علیہ وسلم کو مانینگے اس کے سوا کوئی چیز ہمارے لے شرعاً حجت نہیں ہے

ما قصۂ سکندر و دارا نخواندہ ایم
از ما بجز حکایت مہر و وفا مپرس

مسلمانوں کو خدائی نوٹس

کبھی کچھ درد رہتا ہے کبھی کچھ سوز رہتا ہے
ہمارے دل پہ صدمہ اک نہ اک ہر روز رہتا ہے

از نامہ نگار دائرہ دین پناہ ضلع مظفر گڈھ

ارشاد ربانی ہے:-

وَكَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ فَمَا وَهَنُوْا لِمَاۤ اَصَابَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا ضَعُفُوْا وَمَا اسْتَكَانُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ ۝ وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْۤ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ ۝ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تُطِيْعُوا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَرُدُّوْكُمْ عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ۝ بَلِ اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ وَهُوَ خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ ۝

(آل عمران پارہ)

(ترجمہ) اور بہت نبی تھے کہ لڑے ساتھ اس کے ہو کر خدا کے لوگ بہت۔ پس سست ہوئے واسطے اس کے جو کچھ پہنچا ان کو بیچ راہ خدا کے اور نہ ناتوانی کی اور نہ گڑگڑائے اور اللہ دوست رکھتا ہے صبر کرنے والوں کو اور نہ تھی بات ان کی مگر یہ کہ کہا انہوں نے اے رب ہمارے بخش واسطے ہمارے گناہ ہمارے اور زیادتی ہماری بیچ کام ہمارے کے اور ثابت رکھ قدم ہمارے اور مدد دے ہم کو اوپر قوم کافروں کے۔ پس دیا ان کو اللہ نے ثواب دنیا کا۔ اور خوبی ثواب آخرت کی اور اللہ دوست رکھتا ہے احسان کرنیوالوں کو اے لوگو! جو ایمان لائے ہو۔ اگر کہا مانو گے تم ان لوگوں کا جو کافر ہوئے پھیر دینگے تم کو

[vertical margin note:] دیدار ... چودھویں صدی ... (۴۸) ... تردید میں ایک زبردست کتاب قیمت ۱۰ (منیجر)

فتاویٰ

س ۲۲۲} نماز تراویح کے متعلق رمضان شریف میں کوئی حدیث قولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے جس سے بیس رکعت تراویح ثابت ہو۔ نیز ہمارے پاس ایک کتاب جس کا نام دلائل فتۃ المتین فی نور المبین ہے۔ جس میں کہ دو احادیث جو کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قولی ہیں۔

۱۔ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی التراویح عشرین رکعۃ یغفر اللہ لہٗ عشرین الف ذنوبہ واعطی لہ اجر عشرین شہیداً فکانما زار عشرین واعتق عشرین رقبۃ۔

دوسری حدیث عن ابن عمر رضی اللہ عنہ انہ قال قال علیہ الصلوٰۃ والسلام من صلی عشرین رکعۃ من التراویح قبل الوتر اعطی اللہ لہ عشرین مدینۃ فی الجنۃ فکل مدینۃ مسیرۃ شہر وکل شہر من ثلثین ایام وکل یوم مقدار سنۃ۔

ان ہر دو احادیث سے بیس رکعت تراویح ثابت ہوتی ہیں اور ان احادیث کا راوی کوئی نہیں۔ براہ مہربانی ہر دو احادیث کا حوالہ تحریر کیا جاوے اور ان احادیث کی صحت وغیرہ بھی تحریر کریں۔ اور جس کتاب میں یہ احادیث درج ہیں۔ اُس کا مصنف مولوی حکیم نور محمد سکنہ چاندپور ڈاکخانہ مانگٹانوالہ ضلع شیخوپورہ ہے۔ اور مائی عائشہ صدیقہؓ والی حدیث جو کہ ماصلّٰی فی رمضان ولا فی غیرہ پر اعتراض یہ ہوتا ہے کہ یہ حدیث تہجد کے بارے میں ہے کیونکہ اس میں غیرہ کا لفظ آیا ہے۔ دوسرا اعتراض یہ ہے کہ محدثین اس حدیث کو تہجد کے باب میں لائے ہیں۔ قیام رمضان میں نہیں لکھا۔ اور غنیۃ الطالبین میں بھی بیس رکعت پڑھنے کی روایت ہے۔ یہ حدیث کس درجہ کی ہے۔ سب علمائے اہل حدیث توجہ فرما کر جواب باصواب سے سرفراز فرمائیں۔ اور اگر اخبار اہلحدیث کسی حنفی عالم کے پاس پہنچے تو وہ بھی مدلل جواب تحریر کریں اور جواب نرم الفاظ میں دیں۔

(مستری رحیم بخش خریدار اہلحدیث ۹۱۴۵)

ج ۲۲۲} یہ حدیثیں صحیح نہیں ہیں۔ آج تک کسی مستند کتاب میں نہیں دیکھیں۔ اور حنفی مذہب کے ذمہ دار علماء نے بھی نقل نہیں کی ہیں۔

غنیۃ الطالبین میں ترمذی سے بیس کا قول نقل کیا ہے۔ مگر ترمذی میں مختلف اقوال ملتے ہیں۔ حتیٰ کہ اکتالیس رکعت کا قول بھی ملتا ہے۔

ایک حق پسند کے لئے یہ بات قابل غور ہے کہ جماعت تراویح جو آج اسلامی ممالک میں مروج ہے یہ خلیفہ ثانی (حضرت عمرؓ) کے زمانے میں جاری ہوئی تھی۔ خلافت اولیٰ کے زمانے میں اس کا نام و نشان تک نہیں پایا جاتا۔ جس خلیفہ راشد کے حکم سے جاری ہوئی تعداد کے متعلق بھی اسی کا ارشاد دیکھنا چاہئے ورنہ کہا جائیگا کہ خلیفہ ثانی کا فعل تو قابل شکر ہے مگر حکم قابل رد تِلْكَ اِذًا قِسْمَةٌ ضِيْزٰى خلیفہ ثانی کا حکم مؤطا امام مالک میں موجود ہے کہ آپ نے ابی بن کعب کو حکم دیا تھا کہ نماز تراویح با جماعت وتر سمیت گیارہ رکعت پڑھائیں۔ چنانچہ جماعتی حیثیت سے اسی پر عمل ہوتا رہا۔ مگر انفرادی حیثیت سے کوئی زیادہ بھی پڑھ لیتا تھا۔ جس کی مختلف تعداد صحیح ترمذی میں اکتالیس تک ملتی ہے مگر جماعتی انتظام کے ماتحت صرف گیارہ رکعتیں پڑھی جاتی تھیں۔ چنانچہ حنفیہ کی معتبر کتاب فتح القدیر شرح ہدایہ میں لکھا ہے کہ مسنون تعداد تو آٹھ رکعت ہی ہے مگر نوافل کی حیثیت سے بیس رکعت بھی جائز ہیں۔

والتفصیل مقام آخر

س ۲۲۳} زید نے اپنی لڑکی کی شادی بکر سے کردی۔ لیکن لڑکی ہمیشہ اپنے شوہر سے ناخوش رہی اور رات کو پوشیدہ اپنے شوہر کے ہاں سے بھاگتی رہی۔ بالآخر مجبوراً اُس کے والد نے اپنی لڑکی کی دوسری شادی بغیر طلاق لئے ہوئے کردی۔ وہ نکاح (ثانی) جائز ہؤا کہ نہیں۔ اور اگر اب پہلا شوہر طلاق نہ دے تو کونسی صورت اختیار کرنی پڑے گی اور نکاح کس طرح کرنے سے درست ہو سکتا ہے۔

(حافظ رحمت حسین۔ ضلع مظفرپور خریدار اہلحدیث)

ج ۲۲۳} صورت مسئولہ میں نکاح ثانی جائز نہیں۔ پہلے نکاح کی طلاق حاصل کی جائے یا بذریعہ حاکم مجاز نکاح فسخ کرایا جائے پھر نکاح ثانی جائز ہوگا۔ اللہ اعلم! (باقی فتوے آیندہ درج ہونگے)

ماہران تعلیم کی خدمت میں

غالباً آپ کو اس امر کا علم ہوگا کہ انجمن حمایت اسلام لاہور کی جوبلی کا انعقاد ۲۳-۲۴-۲۵-۲۶ دسمبر ۱۹۳۶ء کو ہونا قرار پایا ہے۔ ایک وسیع اور سرگرم پروگرام کا ایک جزو پنجاب مسلم سکولز کانفرنس کا انعقاد ہے جس کی غرض اسلامیہ سکولوں کی موجودہ حالت پر تبصرہ اور ان ذرائع پر غور و خوض کرنا ہے جن سے ان اسکولوں کی ترقی اور اصلاح کی صورت پیدا ہو سکے۔ اس ضمن میں لڑکیوں اور لڑکوں ہر دو قسم کے سکولوں کو شامل کیا جائیگا۔ مسلم تعلیم یافتہ حضرات کی خدمت میں بالعموم اور منیجر و ہیڈ ماسٹر صاحبان مدارس اسلامیہ کی خدمت میں بالخصوص درخواست کی جاتی ہے کہ اس کانفرنس میں عملی حصہ لیکر ممنون فرمائیں۔ فی الحال اس کانفرنس کے لئے ایک عارضی پروگرام جو تعلیمی کمیٹی کے زیر غور ہے مرتب کیا جا رہا ہے۔ بعد تکمیل عنقریب شائع کیا جائیگا۔ مگر بدیں خیال کہ اس چھوٹی سی کمیٹی کے ارکان کے ماسوا ہندوستان بھر میں اور بھی بہت ماہران تعلیم اصحاب موجود ہیں جنہیں اسلامیہ مدارس کی حالت کا ذاتی تجربہ حاصل ہے وہ ان سکولوں کی حالت کو بہتر بنانے کے وسائل اور ذرائع بتا سکیں گے ایسے اصحاب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ براہ مہربانی اپنی تجاویز اور وہ امور جن پر ان کے خیال میں کانفرنس میں بحث ہونی مناسب ہے تحریر فرما کر جناب شیخ غلام محی الدین صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی انسپکٹر آف سکولز بانی ادریکٹان لاہور کنوینر مسلم سکولز کانفرنس کی خدمت میں بھیجکر خادمان انجمن کو ممنون فرمائیں۔ والسلام! (حاجی) میر رحمت اللہ بھاؤں آنریری سکرٹری

ahmadiyyamuslim.de

متفرقات

چند ضروری امور کی طرف جملہ خریداران کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ امید ہے بعد ملاحظہ ان پر عملدرآمد کریں گے۔

(۱) اخبار اہلحدیث ہفتہ وار ہر خریدار کے نام نہایت احتیاط کے ساتھ بھیجا جاتا ہے۔ بلا وجہ کسی صاحب کا پرچہ بند نہیں کیا جاتا بلکہ بند کرنے سے پہلے اخبار میں اعلان بھی کر دیا جاتا ہے۔

(۲) جس خریدار کا پرچہ راستہ میں گم ہو جائے دوسرا پرچہ وصول ہو جانے پر دفتر میں اطلاع بھیجنے پر پرچہ مطلوبہ ارسال کر دیا جائیگا۔ مگر فرمائش کے طلب کرنے میں جلدی کرنی چاہئے ورنہ عدم تعمیل کی شکائت معاف۔

پھیر دی پی واپس جلد رواں کا پہلا نمبر حسب معمول بعض خریداروں کو وی پی بھیجا گیا تھا۔ افسوس ہے کہ چند وی پی واپس آکر موجب نقصان ہوئے۔ اسلئے ہر پرچہ میں تاکید کی جاتی ہے کہ جملہ خریدار حضرات قیمت اخبار ختم ہونے کی اطلاع ملتے ہی اگر قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجدیا کریں تو وی پی بھیجنے کی نوبت ہی نہ آئے۔ مگر افسوس کہ ہر دفعہ خاصی رقم کا نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ امید ہے آئندہ وی پی واپس کرنے میں احتیاط سے کام لیا کرینگے۔

دار الحدیث مکہ مکرمہ کے لئے ۱۲۔ نومبر تک مبلغ باسٹھ روپیہ چودہ آنہ بمد امانت دفتر اہلحدیث میں جمع تھے جو بذریعہ بیمہ حاجی عبد الغفار صاحب آف حاجی علی جان مرحوم دہلی کو بھیجدیئے گئے تاکہ وہاں سے مکہ معظمہ پہنچا دیئے جائیں۔

مزید آمد از ماسٹر محمد علی صاحب دھرم کوٹ ضلع فیروزپور عہ۔

مدرسہ مدینہ منورہ از موصوف عہ

اہلحدیث کانفرنس از موصوف عہ

جمعیۃ تبلیغ اہلحدیث پنجاب از موصوف عہ۔

از حافظ محمد یعقوب صاحب شاہ گنج ۸۔

اشاعت فنڈ از ماسٹر محمد علی صاحب دھرم کوٹ عہ۔ مولوی برادرز کلکتہ صہ۔

میزان تا ۸/۱۱ ۱۹ ۔۔۔۔۔۔ ۱۰۰۰۔ ۶۷، روپے

غریب فنڈ میں از ماسٹر محمد علی صاحب مذکور صہ مولوی برادرز صہ۔ مولوی عبد العزیز صاحب کوٹلی لہاراں سے ۔ سابقہ ۱۸/۱ ۔ جملہ ۱۸/۱ عہ

از سائلین (۱) صمد الدین گھنٹے کے ۸۔ (۲) محمد داؤد ہری پور ۸۔ (۳) عبد الصمد آگرہ ۸۔ (۴) محمد عالم کوٹلی ۸۔ (۵) عبد الجبار قابل پورہ ۸۔ (۶) عبد السبحان حاجی نگر ۸۔ (۷) محمد عیسیٰ بربیا ۸۔ (۸) شہادت اللہ تیتریا ۸۔ (۹) عبد الرحیم انوہا ۸۔ (۱۰) فضل الرحمن علیکا ۸۔ (۱۱) ہدایت اللہ صورت علی ۸۔

عید الفطر کے موقعہ پر

آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس کی امداد

کے لئے

عید آنہ فنڈ

کو یاد رکھیں

(۱۲) فضل الدین جھیال ۸۔ (۱۳) ابراہیم ترنتارن ۸۔ میزان ۱۸/۱ ۔ سائلین مذکورین کے نام بحساب غریب فنڈ ایک ایک سال کے لئے اخبار جاری کیا گیا۔ (بقایا غریب فنڈ ...)

۱۶ سائلین باقی اور ہیں اگر اصحاب خیر دست کرم کو تھوڑی سی بھی جنبش دیں تو یہ تمام تشنگان آب توحید و سنت بہت جلد سیراب ہو سکتے ہیں۔

رئیس قادیاں مصنفہ مولوی ابو القاسم صاحب رفیق دلاوری مصنف "ائمہ تلبیس" جس میں مرزا صاحب قادیانی کی مکمل و مفصل سوانحعمری درج ہے آج تک جس قدر کتب اس موضوع پر شائع ہوئی ہیں یہ کتاب ان سب سے سبقت لے گئی ہے۔ طرز تحریر اس قدر دلچسپ ہے کہ کتاب کو شروع کرکے جب تک ختم نہ کر لیں آرام نہیں آتا۔ ۲۰x۲۶/۸ کے دو سو ۲۰۹ صفحات۔ کتابت طباعت اعلیٰ۔ قسم اول کاغذ ولایتی عہ۔ قسم دوم ۸/۱۔

تراجم علمائے اہلحدیث ہند ناظرین کو معلوم ہوگا کہ ملک امام خان صاحب نوشہروی نے علماء اہلحدیث کی سوانحعمریاں لکھنی شروع کی تھیں چنانچہ سب سے پہلی قسط علمائے دہلی و یوپی کی تیار ہو گئی ہے۔ شائقین طلب کر سکتے ہیں۔ قیمت ۸، کتابت، طباعت، کاغذ اعلیٰ۔

نوٹ:۔ ہر دو کتب دفتر اہلحدیث امرتسر سے طلب کریں۔

یاد رفتگاں میری رفیقہ حیات عرصہ چھ ماہ مرض جگر میں مبتلا رہ کر بستر مرگ پر پڑی رہکر مورخہ ۱۲۔ نومبر کو انتقال کر گئی۔ اپنی نشانی ایک آٹھ سالہ بچی چھوڑ گئی ہے۔ مرحوم صوم و صلوٰۃ کی پابند اور شرکیہ کاموں سے متنفر تھی۔ (محمد اسماعیل پھرالوی)

(۲) ۱۲۔ رمضان المبارک کو قوم تیلیاں سے جماعت اہلحدیث جودھپور کے ایک رکن اس عالم فانی سے سوئے دار آخرت انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم بڑے ہمدرد قوم اور خوبیوں کے آدمی تھے۔

(مرسلہ ابو تراب عبد الغنی از جودھپور)

(۳) میرے والد ماجد مولانا محمد حسین صاحب ۵۔ رمضان کو ۷۲ سال کی عمر میں انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم مولانا حافظ عبد اللہ صاحب غازیپوری اور حضرت مولانا سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی کے شاگردوں میں سے تھے۔ (محمد ادریس مدرس مدرسہ احمدیہ بنیا پارا)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللہم اغفرلہم وارحمہم

اہل برما نوٹ کرلیں جو حضرات اخبار کے خریدار ہیں وہ قیمت ختم ہونے کی اطلاع ملتے ہی قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیا کریں۔ وی پی نہیں کیا جائیگا۔ نیز کتب طلب کرنے والے احباب بھی قیمت مع محصولڈاک پیشگی ارسال کیا کریں۔ وی پی بھیجنے میں زیادتی محصولڈاک کے علاوہ واپسی کا خطرہ بھی ہوتا ہے جو موجب نقصان ہے۔

ملکی مطلع

مصطفٰے کمال پاشا کی موت

پر

اخبار پرتاپ کا اعتراض

اخبار "پرتاپ" لاہور کی عادت ہے کہ مسلمانوں کی ہر ایک حرکت وسکون پر (چاہے وہ سیاسی ہو، مذہبی ہو یا قومی ہو یا ملکی) چبھتا ہوا اعتراض جڑ دیتا ہے۔ غازی مصطفٰے کمال پاشا مرحوم کے انتقال پر مسلمانوں نے بڑے رنج وملال کا اظہار کیا۔ اس پر وہ مسلمانوں کو بطور طعنہ زنی کرتے ہوئے کہتا ہے کہ کمال پاشا نے تو تمہارے دین اسلام کو الٹ پلٹ کر دیا تھا۔ عورتوں کے نقاب اٹھوا کر بے نقاب کر دیا دیگر شرعی رسومات کو بھی اس نے کالعدم قرار دیا آج تم اس کی موت پر ماتم کرتے ہو جس کو زندگی میں کافر کہنے سے نہ تھکتے تھے وغیرہ وغیرہ" (پرتاپ مث ۱۶)

شائد "پرتاپ" دانستہ تجاہل کرتا ہے یا اُسے معلوم نہیں کہ مصطفٰے کمال پاشا کی بابت جو کچھ اُس نے لکھا ہے قریبًا وہ صحیح ہے۔ لیکن باوجود اس کے وہ اسلام کا قائل تھا۔ کھلے لفظوں سے اس نے اسلام سے انکار کبھی نہیں کیا۔ مگر ہندو خاصکر آریہ قوم کا بڑا لیڈر لالہ لاجپت رائے نے سب سے پہلے ویدوں کے الہامی ہونے سے انکار کیا۔ ازاں بعد اس نے ایک چٹھی بنام سیٹھ "برلا" لکھی۔ جس میں اس نے خدا کی ہستی سے بھی انکار کر دیا۔ یہ چٹھی اخبار پرتاپ میں بھی چھپی تھی۔ باوجود اس کے لالہ لاجپت رائے کو فخر قوم اور آریہ جاتی کا روشن ستارہ سمجھا جاتا ہے۔ کیوں؟ ویدوں کا منکر بلکہ خدا کا منکر ناستک بھی ہندو اور آریہ قوم کا لیڈر بن سکتا ہے۔ مصطفٰے کمال تو اس کی نسبت بدرجہا اس قابل تھا کہ مسلمان اس پر نوحہ خوانی کریں۔ ہندو اور آریہ اخبار مسلمانوں کو طعنہ دیتے ہوئے اپنے گریبان میں بھی منہ ڈال لیا کریں۔ اس قسم کی مثالیں بکثرت ہیں۔ جیتی جاگتی تصویر پنڈت جواہر لال نہرو موجود ہیں۔ جن کو پرتاپ نے دہریہ لکھا ہوا ہے۔ مگر وہ آج بھی ہندو بلکہ ہندوستانی قوم کے فخر سمجھے جاتے ہیں۔

اصل بات یہ ہے کہ قومیں اور قوموں کے ہیرو دو حیثیتیں رکھتے ہیں۔ ایک مذہبی اور دوسری قومی۔ مذہبی حیثیت سے اگر کوئی ہیرو قابل تعریف نہ ہو تو ضروری نہیں ہے کہ وہ قومی لحاظ سے بھی ناقابل تعریف سمجھا جائے۔

مصطفٰے کمال کے جنگی کارنامے

(از مدینہ بجنور ۱۷ نومبر ۳۸ء)

۱۹۱۵ء سے ۱۹۲۲ء تک مصطفٰے کمال کی زندگی مسلسل میدان جنگ کی زندگی رہی ہے۔ سلطنت ترکیہ جو ایک عرصے "یورپ کے مرد بیمار" کے نام سے مشہور تھی۔ اس عرصے میں موت وزیست کی آخری کشمکش میں مبتلا تھی۔ یورپ کی تمام طاقتیں اُچھل اُچھل کر اُس وقت کا انتظار کر رہی تھیں جب یہ بیمار موت کی آخری ہچکی لے کر دم توڑ دے۔ ترکی کے علاوہ دنیا کی تاریخ میں مشکل سے کوئی ایسی بدنصیب قوم ملے گی جسے دس بارہ سال کے مختصر سے عرصہ میں چار بار خوفناک لڑائیاں لڑنا پڑی ہوں۔ (جنگ طرابلس، جنگ بلقان، جنگ عظیم اور جنگ یونان) ایسی لڑائیاں جن میں تقریبًا ساری دنیا اُس کے خلاف صف آرا ہو۔ اور یہ حقیقت ہے کہ اگر مصطفٰے کمال کی فولادی شخصیت بیچ میں نہ ہوتی تو ترکی حکومت کی آزادی ایک بھولا ہوا افسانہ بن کر رہ جاتی۔ کون نہیں جانتا کہ سلطان وحیدالدین خان کو یورپ کی عیسائی طاقتوں نے کٹھ پتلی بنا کر تخت خلافت پر بٹھا دیا تھا اور اختیار واقتدار کی تمام باگ ڈوریں فرانس، برطانیہ اور روس وغیرہ کے درمیان تقسیم ہو چکی تھیں۔ بہ الفاظ دیگر ترکی حکومت کی موت کا اعلان ہو چکا تھا اور دشمنوں کے گھر میں چراغاں کی رسم ادا کی جا چکی تھی۔ لیکن مصطفٰے کمال کی طوفانی شخصیت نے اپنی سچی وطن پرستی، پُرخلوص قومی محبت اور جان جوکھوں میں ڈال دینے والی سرفروشانہ جدوجہد سے دشمنوں کی ان تمام کامیابیوں کو خاک میں ملا دیا۔ اور ۱۹۱۵ء سے ۱۹۲۲ء تک مسلسل لڑائی کے خونی میدان میں زندگی گزارنے کے بعد آخرکار وہ دن آیا کہ ترکی کی کامل آزادی دنیا کی تمام طاقتوں کو تسلیم کرنی پڑی۔ معاہدہ سیورے (۱۹۲۰ء) کا وہ صلحنامہ جس نے ترکی کو ایک ادنٰی درجہ کی ہندوستانی ریاست بنا کر رکھ دیا تھا چاک کر کے پھینکا گیا اور جولائی ۱۹۲۳ء میں لوزان میں ایک نئے صلحنامہ کے ذریعہ ترکی کو ایک آزاد و مختار حکومت تسلیم کیا گیا (خدا اسے ہمیشہ آزاد رکھے اور دنیا کے ساتھ دین کی پابندی کی بھی توفیق دے۔ آمین)

پنجاب میں موٹروں کے حادثے

سہ ماہی مختتمہ ۳۰ ستمبر ۳۸ء کے متعلق رپورٹ

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

پنجاب میں موٹروں کے اُن حادثات کے متعلق جو سہ ماہی مختتمہ ۳۰ ستمبر ۱۹۳۸ء میں پیش آئے پولیس کی رپورٹ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس سہ ماہی میں کل ۲۰۰ سو حادثے ہوئے جبکہ سابق سہ ماہی دو سو بیس ۲۲۰ حادثے ہوئے تھے۔ ۳ موٹر سائیکل۔ ۴۷ پرائیویٹ کاریں۔ ۳ موٹر کیب۔ ۸۰ کرایہ پر چلنے والی اور پرائیویٹ بسیں اور لاریاں۔ ۱۹ بار برداری کے ٹرک۔ ایک ایسی موٹر گاڑی جس نے معائنہ سے پہلو تہی کی تھی اور گیارہ ایسی موٹر گاڑیاں جن کی ساخت ۱۹۳۳ء سے پہلے کی تھی ان حادثوں کا موجب تھے۔ ان گاڑیوں کے ڈرائیوروں میں سے تین شراب سے بدمست تھے۔ گیارہ کے پاس

ahmadimuslim.de

لائسنس نہیں تھا۔ اکیس تین سے زیادہ مرتبہ سزایاب ہو چکے تھے۔ اور گیارہ موٹر گاڑیاں حادثہ کے بعد بھاگ گئیں۔

حادثوں۔ زخمیوں اور ہلاک شدگان کی تفصیل

مذکورہ رپورٹ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مذکورہ بالا دو سو حادثے ایسے تھے جن میں دوسری موٹر گاڑیوں۔ گھوڑا گاڑیوں۔ چھکڑوں۔ سائیکل سوار دل آوارہ حیوانوں۔ پیدل مسافروں اور نصب شدہ اشیاء کے ساتھ یا تو تصادم ہوا یا اُن سے بچکر چلنے کی کوشش کی گئی۔ علاوہ ازیں ان حادثوں کے اور بھی متفرق اسباب تھے۔ ان حادثوں میں ۳۳۸ اشخاص کو نقصان پہنچا۔ جن میں سے ۴۶ ہلاک ہو گئے۔ ہلاک شدہ اشخاص میں ۹ مسافر اور ۳۷ ایسے افراد تھے جو مسافر نہیں تھے۔ ہلاک شدگان میں ۱۴ بچے بھی تھے۔ ۲۹۲ زخمیوں میں سے ۱۹۴ مسافر تھے اور ۹۸ ایسے افراد تھے جو مسافر نہیں تھے۔ ان میں تیرہ بچے بھی تھے۔

حادثوں کے اسباب مذکورہ بالا حادثے مختلف اسباب کی بناء پر معرض ظہور میں آئے۔ بعض گاڑیوں کی بناوٹ ناقص تھی۔ بعض گاڑیوں پر حد سے زیادہ اور خلاف قاعدہ بوجھ لادا گیا تھا۔ بعض کی رفتار بہت تیز تھی۔ بعض نے اندھا دھند گاڑیاں چلائیں بعض پیدل مسافروں نے غفلت کی۔ بعض ناقص سڑکوں کی وجہ سے ہوئے۔ بعض موٹر گاڑیوں کے علاوہ دیگر گاڑیوں کے ڈرائیوروں کی غفلت سے ہوئے۔ بعض حادثوں میں ڈرائیور سو گئے۔ ان کے علاوہ اور بھی کئی متفرق اسباب تھے۔

(لاہور۔ ۱۵۔ نومبر ۱۹۳۸ء)

الغزالی دنیائے اسلام کے درخشندہ ستارے یعنی امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات از پیدائش تا وفات معلوم کرنا چاہتے ہوں تو "الغزالی" پڑھیں۔ اصل قیمت ۱۲ر۔ رعایتی ۱۲ر
منگوانے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

شمس غروب ہو گیا

آہ مولانا محمد یوسف شمس محمدی رحمۃ اللہ علیہ

آج ۲۴ رمضان المبارک یوم جمعۃ الوداع ۱۳۵۷ھ مطابق ۱۸ نومبر ۱۹۳۸ء بوقت ۹ بجے شب مولانا مولوی محمد یوسف صاحب شمس محمدی فیض آبادی مدیر رسالہ "اہل الذکر" اس دنیائے فانی سے عالم جاودانی کی طرف رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین!

آپ کی ناگہانی وفات سے جماعت اہل حدیث کو سخت صدمہ پہنچا۔ اللہ رب العزت ان کا نعم البدل جماعت محمدیہ کو بخشے آمین۔ تقریباً ایک ہزار اشخاص نے نماز جنازہ ادا کی۔ سخت سے سخت مخالف بھی اظہار افسوس کرتے تھے مرحوم کے پسماندگان میں ایک بیوہ اور پانچ لڑکیاں ہیں۔ اولاد نرینہ کوئی نہیں۔ ایک لڑکی بالغ ہے۔ اور کوئی ذریعہ معاش نہیں جماعت اہل حدیث خصوصاً اہل خیر کی توجہ کی ضرورت ہے۔ نیز لڑکیوں کیلئے خوش وضع نیک اہل حدیث اور برسر روزگار لڑکوں کی ضرورت ہے۔ فیض آباد خاص میں بجز مولانا مرحوم کے اور کوئی دوسرا اہل حدیث نہیں اور قرب و جوار میں جو چند ہیں بھی وہ ایسے اہل نہیں۔ دیگر یہ کہ وقف اہل حدیث کا ایک مکان ہے جس پر مخالف قابض ہیں جس کی اپیل لکھنؤ میں دائر ہے جسکے مدعی مولانا مرحوم تھے۔ اگر جماعت نے اسکی فکر نہ کی تو وہ کئی ہزار کی مالیت کا مکان بھی جاتا رہیگا جس کے مقدمہ میں سینکڑوں روپیہ خرچ ہو چکا ہے۔

ان معاملات کو جو احباب و اصحاب سمجھنا چاہیں وہ مل کر یا بذریعہ خط و کتابت پتہ ذیل پر خاکسار سے معلوم کر سکتے ہیں۔ ضروری گذارش ناظرین اخبار و جماعت اہل حدیث کی خدمت میں یہ ہے کہ وہ مولانا مرحوم کا جنازہ غائب پڑھیں نیز مرحوم اور پسماندگان کے حق میں دعائے خیر کریں۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ

رقم زدہ سید عبد السلام ارنبی ساکن محلہ حکیم پورہ شہر احمد نگر ضلع فیض آباد

فلسطینی عربوں اور وزیریوں کیلئے دعائے قنوت

اسلام نے تعلیم دی ہے کہ دنیا کے کل مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ دنیا کے کسی گوشے میں کسی مسلمان قوم کو یا شخص کو تکلیف پہنچے تو دنیا کے باقی مسلمانوں کو بھی جان و مال سے اس تکلیف میں شریک ہونا چاہئے۔ اگر شرکت ممکن نہ ہو تو خدائے عزوجل کے حضور میں ہاتھ اٹھا کر عاجزی سے دعا بھی کرنی چاہئے۔ ایک دو دفعہ دعا کرنے سے بری الذمہ نہیں ہو سکتے بلکہ تا انتہائے تکلیف دعا کو جاری رکھنا چاہئے۔ اسی لئے علمائے محدثین اور فقہاء کا اس پر اتفاق ہے کہ اگر کسی جگہ مسلمان قوم مبتلائے مصیبت ہو تو ان کے لئے نمازوں میں دعائے قنوت پڑھی جائے۔ یہ ایک متفق علیہ فروعی مسئلہ ہے۔ اس میں کسی کا اختلاف نہیں۔

آج کل فلسطین کے اعراب اور وزیرستان کے وزیری بڑی سخت مصیبت میں مبتلا ہیں اسی لئے علماء کا فتویٰ ہے کہ ان مظلوم مسلمانوں کے لئے خصوصاً اور دوسروں کے لئے عموماً مسلمان اپنی نمازوں میں دعائے قنوت پڑھا کریں۔

دعائے قنوت

اَللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَاَكْرِمْنَا وَلَا تُهِنَّا وَاَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا وَاٰثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا وَامْكُرْ لَنَا وَلَا تَمْكُرْ عَلَيْنَا وَانْصُرْنَا عَلٰى مَنْ بَغٰى عَلَيْنَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ٭ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ٭

آمین!

مسلمانوں کا دور جدید اور ہندوستان کا مستقبل
یعنی صدی سابقہ و حال کی اسلامی عدم جدید کا اصلی فوٹو۔ مشرق قریبہ میں مغربی سیاست، بعد از جنگ کی مفصل روئداد۔ ہندوستان کے سیاسی تغیرات کی دلچسپ کیفیت اور ان کی بنا پر آنیوالے امکانات کا صحیح جائزہ۔ قیمت عمر
منگوانے کا پتہ:۔ منیجر دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

ایذا رسانی کے ذریعہ تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ پس ہو جاؤ گے تم زیاں والے بلکہ اللہ کارساز تمہارا ہے اور وہ بہتر ہے مدد کرنے والا۔

قرآن کریم ایک مکمل اور اس قدر جامع کلام ہے کہ ہر معاملہ کے مطابق کوئی واقعات اس میں ایسے نقل ملتے ہیں جو چشم بینا کے لئے ایسے روشن سبق ہیں جو واقعات حاضر الوقت بھی پیش نہیں کر سکتے اور نہ اس صفائی سے نتیجہ برآمد ہو سکتا ہے جس صفائی سے قرآن کریم رہنمائی کرتا ہے۔

آیات مندرجہ اُس وقت مسلمانوں کے لئے باعث اسباق کثیر ثابت ہوئیں جبکہ مسلمان ہر طرف سے تکلیف میں گھرے ہوئے تھے۔ اُن کی جان پر بن رہی تھی۔ چاروں طرف سے ناامیدی کے آثار دیکھ کر مسلمانوں کے حوصلے ختم ہو چلے تھے۔ یہاں تک کہ خدا تعالیٰ کی بڑی منت اور مسلمانوں کے حصہ میں آئی ہوئی بڑی نعمت کے بھی اُن سے جُدا ہونے کے آوازے سنائی دینے لگے یعنی جنگ احد میں جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم زخمی ہو کر گرے تو کفار ناہنجار نے بالتجویز شیطان لعین شور مچا دیا کہ "محمدؐ مارا گیا ہے"۔ (صلی اللہ علیہ وسلم)

آج اس ترقی اور روشنی۔ امن اور سلامتی کے دور میں دن دہاڑے امرتسر جیسے شہر کے چوراہے میں سر بازار جلسہ کے ہجوم میں تانگہ سے اترتے ہوئے ایک ایسے جنگ پر قاتلانہ حملہ ہو جاتا ہے۔ جس کی زبان اور قلم یہ کہتے اور لکھتے گھس گئی ہیں کہ "صرف خدا اور اُس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری کرو اور بس"۔

مسلمانو! خدارا انصاف سے کہنا کہ اس آواز اور جنگ احد کے وقت کی آواز میں کچھ فرق ہے؟ اگر نہیں۔ تو پھر (دلوں کا مالک تو خدا ہے)۔ [illegible] حملہ آوروں اور جنگ احد کے حملہ آوروں میں کیا فرق دکھایا جا سکتا ہے۔ اگر مولانا ثناء اللہ صاحب کے ذمہ کوئی اور جرم ہو تو کیوں پوشیدہ رکھا جا رہا ہے اور کوئی جرم نہیں۔ جیسا کہ ظاہر ہے تو کیا موجودہ [illegible] افسوس ہے کہ آیات مندرجہ اوپر جبل ہو گئی ہیں جو ان پر عمل کرنے کی بجائے سوال کرنے بیٹھ گئے ہیں۔ جس کے جواب میں حضرت مولانا کو دو صفحے جواب لکھنا پڑا اس قدر ظالمانہ حملہ پر آپ لوگوں کو بجائے ہوشیاری کے سستی ہونے لگی۔ جھوٹی اور توہین آمیز ملزم کی صفائی بھی بیداری کا باعث نہ بنی۔ مخالفین کے آئندہ کو بڑھتے ہوئے حوصلے بھی آپ کو ایک مرکز پر لانے کا ذریعہ نہیں بنتے۔ تو کیا اختلاف ائمہ دکھاتے دکھاتے خود اختلاف کا شکار تو نہیں ہو رہے ہو۔ خدا کے لئے اب تو ہوشیار ہو جاؤ۔ جو بات کرو سوچ کر کرو۔ تمام جھگڑے ایک طرف رکھ کر خدا کے دین پر جمع ہو جاؤ۔ اور پکار کر کہہ دو۔ ؎

اول و آخر تو ہی ہے سب سے خلاقِ انام
پاک ہے بے مثل ہے بس ذات تیری لاکلام
سب سے آخر میں ہوئے پیغمبر آخر زماں
یا الٰہ العالمیں اُن پر صلوٰۃ اُن پر سلام

اسلام اور حکومت عربیہ سعودیہ

(از قلم مولوی محمد داؤد صاحب شکراوی)

یہ حقیقت محتاج تعارف نہیں کہ ادیان عالم میں اسلام کو ایک نمایاں امتیاز حاصل ہے یہی وہ مذہب ہے جو بجا طور پر عالمگیر ہونے کا دعویٰ کر سکتا ہے۔ اس میں سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ یہ ایک طرف نوع انسان کے لئے بہتر سے بہتر غذائے روحانی مہیا کرتا ہے۔ قلب کو طمانیت روح کو مسرت بخشتا ہے۔ توحید و معاد و جزا و سزا وحی و الہام و رسالت و ولایت وغیرہ اہم مسائل کو دلنشیں طریقے پر سمجھاتا ہے۔ الہیات میں صحیح طریقے پر رہنمائی کرتا ہے۔ دوسری طرف اس امر کا بھی پورا پورا ذمہ لیتا ہے کہ اس جامع پروگرام پر عمل پیرا ہونے والے انسان علاوہ روحانی طمانیت کے مادی ترقیات میں بھی جملہ اقوام عالم پر فوقیت لے جا سکتے ہیں۔ دنیا کی ساری جائز خوبیوں کے حقدار بن سکتے ہیں حکومت ارضی و خلافت الٰہی کے وارث ہو سکتے ہیں۔

دیگر ادیان میں مذہب کا تخیل ایسی صورت میں پیش کیا گیا ہے کہ بہت سے لوگ اس کے تصور ہی سے کانپ اٹھتے ہیں۔ اس تخیل کو عرف عام میں رہبانیت ترک دنیا، جوگ وغیرہ الفاظ سے تعبیر کیا جاتا ہے اور مذہب کے یہ ایسے مارنع فرض کر لئے گئے ہیں کہ یہاں حکومت و سلطنت تو بڑی چیزیں ہیں کسی انسان کو دنیا کی ادنیٰ ترین نعمت سے بھی متمتع ہونا جائز قرار نہیں دیا جاتا۔ گویا سچے مذہبی انسان کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ جنگلوں میں رہے، درختوں کے پتوں پر صرف دھیان گیان میں زندگی گزار دے، سردی و گرمی کے احساس سے بالاتر ہو جائے، ازدواجی زندگی انسانی سوسائٹی کے باہمی تعلقات کو راہ سلوک میں سب سے زیادہ سدِ راہ سمجھے۔ الغرض جملہ معاشرتی و تمدنی و جماعتی و قومی بندھنوں سے آزاد ہونا ضروری سمجھا جاتا ہے۔ اسلام نے اس تخیل کی نہایت زوردار الفاظ میں تغلیط کی اور مذہب کو ایسے خلاف عقل توہمات سے پاک کیا اور ایسے معتدل طریقے پر پیش کیا اب اسکے عین فطرت کے مطابق ہونے میں ذرہ برابر بھی شک شبہ نہیں رہ سکتا۔ بشرطیکہ عقل سلیم نصیب ہو۔ اسلام نے جسطرح مسائل اخروی کی طرف توجہ دلائی اس سے زیادہ اس بات پر زور دیا کہ انسان دنیا میں رہ کر اپنی زندگی کو کامیاب بنائے۔ جہد للبقاء میں ساعی رہے۔ حلال طور پر روزی کمائے۔ انسان کو اللہ کا خلیفہ قرار دیکر زمین کا وارث بننے کی پوری پوری ترغیب دلائی۔ سیاست فلاحت، صنعت و حرفت، الغرض جملہ اسباب ترقی کے دروازے کھول دئیے۔ خلاصہ یہ کہ دین و دنیا ہر دو کی تعمیر یہ دو اہم مقاصد ہیں۔ جن کی تکمیل کے لئے اسلام نے کمر باندھی اور حق تو یہ ہے کہ ایسا [illegible]

ہا کر دینا اور مرعوب انسان کو توہمات کی دلدل سے نکال کر عقل و فہم کی روشنی میں سے آنا اور قلیل ترین مدت میں از شرق تا غرب کلمۃ اللہ کا علم بلند کر دینا اور دنیا کی بڑی بڑی سرکش و جبار قوموں کو مغلوب کر دینا یہ ایسے کارنامے ہیں جن کو ساری دنیا حیرت کی نظروں سے دیکھ رہی ہے اور پیغمبر اسلام فداہ روحی کی عظیم الشان شخصیت پر تعجب سے انگشت بدنداں ہے۔

قوانین اسلامیہ آج اس دور الحاد میں جبکہ چاروں طرف ظلم و استبداد کی کالی گھٹائیں چھائی ہوئی ہیں۔ مغرب کی طرف سے دہریت و لامذہبیت کا بھوت نہایت بھونڈی شکل میں دنیا کے سروں پر چڑھا جا رہا ہے باطل کی ساری قوتیں اسلام کے خلاف مجتمع ہو رہی ہیں۔ ایسے نازک دور میں حق و صداقت کو تسلیم کرانا ذرا مشکل کام ہے مگر انصاف پسند حضرات خواہ وہ کسی قوم یا مذہب سے تعلق رکھتے ہوں یہ جانتے ہیں کہ دنیا کے مروجہ قوانین جہانبانی و آئین عدالتہائے دیوانی وغیرہ میں ایک کافی حد تک اسلامی قوانین کا چربہ اتارنے کی کوشش کی گئی ہے اور یہ ایک مسلمہ مسئلہ ہے کہ آج دنیا ترقیات کی منزل میں جس مقام پر پہنچ چکی ہے اسلام نے آج سے چودہ سو برس پیشتر اس مقام کے نشانات دنیا کے سامنے الم نشرح کر دیئے تھے۔ ادیان عالم میں سب سے پہلے عمدہ طور پر قانون سازی کا شرف صرف اسلام ہی کو حاصل ہے۔ اسلام سے پہلے اور بعد کی تاریخ عالم پر منصفانہ نظر ڈالنے سے یہ حقیقت واضح طور پر منکشف ہو جاتی ہے۔ زندگی کا کونسا شعبہ ہے جس کی بابت بہترین قانون مقرر کر کے اسکو کامیاب بنانے کی سعی بلیغ نہ کی گئی ہو۔

اسلام سے قبل بادشاہ وقت کو خدا کے برابر سمجھا جاتا تھا وہ مطلق العنان ہوتا اور اسکے اختیارات بہت وسیع ہوتے تھے کسی کی مجال نہ تھی جو اسکے سامنے دم مار سکے یا اسکے حکم میں نقص نکال سکے۔ حلال و حرام جائز و ناجائز عدل و ظلم حق و ناحق یہ سارے الفاظ رعایا کیلئے تھے بادشاہ کے لئے ان میں سے کسی برے لفظ کا اطلاق ایک ناقابل معافی جرم سمجھا جاتا تھا۔ اسلام نے بادشاہی کے سلسلہ

مگر یہ خلاف انسانیت حرکات بادشاہ کے لئے نہایت سختی سے بند کیں اور اسکو بجائے مطلق العنان ہونے کے رعایا کا خادم قرار دیا۔ اسکو بتلایا کہ وہ صرف انسان ہے انسانیت کے دائرہ میں کسی انسان پر اسکو کچھ فوقیت نہیں۔ صرف اس میں اتنی خوبی ہے کہ خدمت خلق کا اہم کام اللہ نے اسکے سپرد کیا ہے۔

دنیا کیونکر امن و امان کا گہوارہ بن سکتی ہے چونکہ اسلامی قوانین کسی انسانی دماغ کی اختراع نہیں۔ بلکہ براہ راست اللہ تبارک و تعالیٰ کے مقرر کردہ ہیں اس لئے اگر دنیا میں امن قائم ہونے کی کوئی صورت ہے تو وہ صرف اسلامی قوانین کا اجراء اور الہٰی حکومت کا قیام ہے۔ الہٰی حکومت میں شخصیت کو دخل نہیں نہ اسمیں مطلق العنانی ہے نہ گورے و کالے کی تمیز ہے نہ امیر و غریب کا فرق ہے نہ ظلم و استبداد کی اجازت ہے نہ سرمایہ داری و زر پرستی کی حمایت ہے۔ حکومت الہٰی دنیا کے لئے پیغام امن ہے۔ سلامتی کا گہوارہ ہے۔ جس زمانہ میں الہٰی حکومت کا انعقاد عمل میں لایا گیا وہی زمانہ امن و امان کا گہوارہ بن گیا۔ خلفائے اسلام کے مقدس زمانے تاریخ کے صفحات پر موجود ہیں۔ خلیفۂ وقت سے اگر کچھ لغزش ہو جائے تو ایک ادنیٰ ترین بڑھیا عورت اس سے باز پرس کا حق رکھتی ہے۔ کہاں یہ آزادی و سلامتی کی نعمت اور کہاں شہنشاہیت کا وہ بھوت جو آج گوری اقوام کے دماغوں پر مسلط ہے جس نے دنیا کے امن و امان کو خاک میں ملا کر روئے زمین کو جہنم کا نمونہ بنا رکھا ہے جس میں غریب و مظلوم و بے کس و بے زر انسان کی ہستی ہی غیر مسلم ہے جہاں نہ مذہب آزاد ہے نہ ضمیر آزاد ہے نہ زبان آزاد ہے نہ قلم آزاد ہے نہ تلوار آزاد ہے۔ ابن آدم کو خدا کی عطا کردہ جملہ طاقتوں سے محروم کر کے ان کو غلام بنانے میں پوری قوت سے کام لیا گیا ہے۔ پس دنیا امن و امان کا گہوارہ صرف اس صورت میں بن سکتی ہے جبکہ شہنشاہیت کا بت توڑ کر الہٰی قوانین و فطری آئین کا اجراء عمل میں لایا جائے۔ اسلام دنیا کے ہر ادنیٰ و اعلیٰ انسان کو امن و امان میں دیکھنے کا آرزومند ہے اسلام کا پیارا نام ہی سلم سے مشتق ہے جس کے معنی

صلح و آشتی کے ہیں۔ اسلام ہر ظالم کا ہاتھ پکڑتا ہے ہر مظلوم کی فریاد رسی کرتا ہے۔ اسلام خود اہی سے بے خبر ہے نہ رعایا سے بے پرواہی برتتا ہے۔ بلکہ اپنی اپنی جگہ سب پر پورا پورا کنٹرول رکھتا ہے۔ اسلام نہ سرمایہ داری کی اجازت دیتا ہے نہ غریبوں کی حق تلفی کرتا ہے بلکہ صاف یہ تلقین کرتا ہے اٰتِ کل ذی حق حقہ ہر حقدار کو اس کا حق ادا کر دو۔

بدترین پروپاگنڈہ باوجود اس حقیقت واضحہ کے تعصب کا برا ہو جس کی وجہ سے انسان سچائی کے نور کا جلوہ دیکھنے سے محروم ہو جاتا ہے۔ وہ بدنصیب انسان جو دنیا میں قیام امن کے سخت مخالف ہیں۔ حکومت الہٰی کا قیام جن کے مقاصد و اغراض کے لئے زہر قاتل کا حکم رکھتا ہے جو اسلام کی دشمنی میں ہر مکر و حیلہ و غداری و بے ایمانی کو مستحب سمجھتے ہیں ایسے ازلی بدبختوں نے اسلام کو بدنام کرنے اور اس کی ترقی کے بڑھتے ہوئے سیلاب کو روکنے کے لئے یہ پروپاگنڈہ کیا ہے کہ اسلام سیاست سے الگ ہے اور دنیاوی ترقیات میں سد راہ ہے جہانبانی کی قابلیت سے نابلد ہے۔ یہ پروپاگنڈہ جتنا غلط اور بیہودہ ہے اتنا ہی زور شور سے کیا جا رہا ہے۔

صداقت اسلام کا ایک زندہ نشان اس باطل پروپاگنڈے کی تردید اگر دلائل یا واقعات سے کی جائے تو ایک دفتر درکار ہے کیونکہ اسلام کا ہر ادنیٰ و اعلیٰ شعبہ بہانگ دہل اس پروپاگنڈہ کی تردید و تغلیط کر رہا ہے لیکن مثل مشہور ہے شنیدہ کے بود مانند دیدہ اس سلئے دلائل کو نظر انداز کرتے ہوئے اس غلط پروپاگنڈے کے جواب میں ہم ایک خالص اسلامی حکومت کو پیش کرتے ہیں۔ جس کی تشکیل و تعمیر از اول تا آخر محض اسلامی قوانین و قرآنی آئین پر ہوئی ہے۔ جس کے نظم و نسق میں غیر اسلامی قوانین کو داخل ہونے کے لئے ایک انچ کی بھی گنجائش نہیں۔ جس نے اسلام کی پہلی تاریخ کو از سر نو دہرا دیا ہے اور عملاً اس حقیقت کو آشکارا کر دیا ہے کہ امن و امان صرف اسلامی قوانین کے جاری کرنے میں ہے اور دنیا چین و اطمینان کا سانس اسی حالت میں لے سکتی ہے جبکہ الہٰی قوانین کے سامنے سر تسلیم خم ہو جائے

یہی وجہ ہے کہ یک بے آب وگیاہ پُر از وحشت وجہالت علاقے میں اس حکومت نے بے نظیر امن قائم کر کے دنیا بھر کی حکومتوں پر تفوّق حاصل کر لیا ہے۔ یہ صداقت اسلام کا ایک زندہ نشان اور دشمنانِ اسلام کے باطل پروپاگنڈے کا مسکت جواب ہے۔

دولت عربیہ سعودیہ خلد اللہ ملکہا اس سے میری مراد مملکت عربیہ سعودیہ ہے جو محض اسلامی حکومت ہے جہاں صرف اللہ کے حبیب سرکار مدینہ صلعم کے فرامین عالیہ سرکاری حیثیت میں نافذ ہیں اور یہ شرف ومجد روئے زمین پر صرف اسی ایک اسلامی حکومت کو حاصل ہے آج اگر قوانین اسلامی کے فوائد و مصالح کا جلوہ دیکھنا ہو، آج اگر خلافت راشدہ کے نمونہ کی تلاش ہو آج اگر اسلام کی حقیقی شان کا منظر ملاحظہ کرنے کی آرزو ہو تو جائیے اور دیکھئے مملکت عربیہ سعودیہ میں یہ ساری چیزیں بیک وقت آپ کو ملیں گی۔ جہاں راعی و رعایا دونوں اپنے لئے صرف کتاب اللہ و سنت رسول اللہ کو حقیقی حاکم تصور کرتے ہیں۔ مرکز اسلام میں صحیح معنوں میں اسلام کی حکومت پیغمبر عربی فداہ روحی کی مقدس پیشگوئیوں کو سچا ثابت کر رہی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مملکت عربیہ سعودیہ آج دور الحاد میں دنیا کے لئے پیام امن ہے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ جس مقام پر آج سے چودہ سو برس پیشتر اصلاح عالم کا عظیم الشان پروگرام مرتب کیا گیا تھا مملکت عربیہ سعودیہ کا صدر مرکز وہی مقام مقدس ہے جو خدا ایک ذرہ کو ہیرے میں تبدیل کر سکتا ہے۔ کیا تعجب ہے کہ وہ اس مختصر سی حکومت کو وسعت دیکر ہماری تاریخ ماضی کا نمونہ بنا دے اور مسلمانوں کی قسمت کا ستارہ طلوع ہو کر پھر بام عروج پر پہنچ جائے۔

اس دور استبداد میں جبکہ اطراف عالم میں گمراہی و ضلالت کی تاریکیاں مسلط ہیں۔ فرعونیت و شہنشاہیت کا بھوت ہر جگہ اپنا دام تزویر پھیلا رہا ہے دنیا کا امن خطرے میں ہے۔ صداقت و عدالت کی داستانیں افسانہ پارینہ بنتی جا رہی ہیں۔ عدل حقیقی ایک موہوم شے ہو گئی ہے۔ عرب کے ریگستانوں میں عراقی حکومت کا قائم ہونا اور اللہ و رسول کے فرامین عالیہ کا سرکاری قوانین کی حیثیت حاصل کرنا ایک ایسا تعجب خیز امر ہے جس کو ہرگز ہرگز فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ میرا خیال ہی نہیں بلکہ یقین ہے کہ دنیا کا کوئی مذہب آج ایسی مثال پیش نہیں کر سکتا کہ زمین کے کسی حصے پر خالص اس مذہب کے قوانین کو سرکاری حیثیت حاصل ہو۔ اس دور الحاد میں اس کی ضرورت بھی تھی جبکہ دشمنانِ اسلام ہر ذلیل سے ذلیل تہمت اسلام پر باندھنے کی حرکتیں کر رہے ہیں تو ضروری تھا کہ اسلام کو اس کی اصلی شان میں دکھلایا جاتا۔ چنانچہ مملکت عربیہ سعودیہ عین اسی منشائے ایزدی کے مطابق معرض وجود میں آئی ہے جہاں حدود اللہ جاری ہیں۔ عدالت ہائے دیوانی و فوجداری کے ایوانوں کی زینت قرآن مقدس و کتب احادیث ہیں۔ ہر پیش آمدہ مقدمہ کو تعزیرات آسمانی کے مطابق فیصل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے امن و امان ایسا ہے کہ بڑی بڑی مہذب حکومتوں میں اس کی نظیر ملنی محال ہے اور یہ ایسی حقیقت ہے جس کا ہر مخالف و موافق کو اقرار ہے۔

لا نعبد الا اللہ اسلام کا مقصد وحید اعلائے کلمۃ اللہ ہے اور اسلام کے نزدیک ترقی دارین اسی مقصد کی تکمیل کے ساتھ وابستہ ہے۔ نوع انسان کو توہمات و شرکیات کی دلدل سے نکالکر نور توحید کی روشنی میں لانا اور باطل پرستی سے حق پرستی کی طرف مائل کرنا اسلام کے اہم اغراض ہیں۔ اسلام نے حکومت و سلطنت کی بنیاد بھی محض اسی مقصد کی تکمیل کے لئے رکھی ہے۔ پس جو حکومت اسلامی آئین پر قائم ہوگی اس کا پہلا مقصد اشاعت لا الٰہ الا اللہ ہوگا —— ارض مقدس حجاز شریف جو صدیوں سے عہد جہالت کا نمونہ بنی ہوئی تھی جس میں ہر قسم کے توہمات و محدثات ترقی پذیر تھے اور یہ شعر بالکل صادق آرہا تھا ؎

چوں کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی

اللہ نے اس مقدس سرزمین کو جو اسلام کا مرکز ہے جملہ غلط توہمات سے پاک صاف کرنے کیلئے دولت عربیہ سعودیہ کو کھڑا کیا جس کی جانبازی نے آج شوکت کعبہ کو چار چاند لگا دیئے اور جس نے غیر اللہ کی پرستش کے جملہ نشان بے نشان کر دیئے اور اس نازک زمانے میں ایک اسلامی حکومت کی داغ بیل محض کتاب اللہ و سنت رسول اللہ پر ڈال کر الحاد و دہریت کے سر پر ایک کاری ضرب لگا دی ہے۔ دولت عربیہ سعودیہ آج الحاد و بے دینی و مغربیت کے خلاف ایک کھلم کھلا الٹی میٹم ہے۔ اور مخالفین اسلام کے لئے باعث صد عبرت جو اسلام کو ایک بیکار چیز سمجھ کر سعید روحوں کو اس کی طرف مائل ہونے سے بچانے کی ناپاک کوشش کرتے ہیں حالانکہ

پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائیگا

آج ارض حجاز میں وحدت الٰہی کا ڈنکا بج رہا ہے۔ ہر فرزند توحید ایک نئی زندگی محسوس کر رہا ہے۔ بمصداق الناس علیٰ دین ملوکھم مئے توحید سے ہر ادنیٰ و اعلیٰ سرشار ہے۔ راعی و رعایا سب پر یہی رنگ غالب ہے توہمات کے بادل پھٹ رہے ہیں۔ محدثات کے طوفان غائب ہو رہے ہیں۔ اسلام کی صاف و سادی تعلیم دن بدن رواج پذیر ہے۔ تمدن و معاشرت میں پوری پوری مذہبی جھلک نمودار ہے وہ دن قریب ہیں کہ مسلمانان عالم ٹھیٹھ اسلام پر کاربند ہو کر اسلام کی غرض و غائت سے آشنا ہو جائیں اور باطل کے لئے عذاب الیم بن کر اُٹھ کھڑے ہوں کہ ؎

ہم نے انقلاب چرخ گرداں یوں بھی دیکھے ہیں

اقامت صلوٰۃ قومی نظم اور عسکری تنظیم کے سلسلے میں اسلام نے ایک ایسا غیر فانی طریقہ ایجاد کیا جو ایک طرف تو تعلق باللہ کی ایک مضبوط کڑی ہے اور دوسری طرف قومی و ملی و اجتماعی اغراض و مقاصد کے حصول کے لئے ایک زبردست آلہ ہے۔ اس طریق کار کو اسلام نے ہر کلمہ گو کے ذمہ لازم قرار دیدیا اور اس کے ترک کو ایک بدترین گناہ سے تعبیر کیا۔ وہ کیا ہے یہی صلوٰۃ ہے جسکی حقیقت کو فراموش کر دینے کی وجہ سے آج امت مسلمہ تباہی و بربادی کے غار کی طرف چلی جا رہی ہے۔ یہی صلوٰۃ ہے۔ جس کو مخصوص اوقات میں ایک مخصوص گروہ اسلام کی ماتحتی میں مخصوص طریقے کے ساتھ ادا کرنا فرض قرار

دیا گیا ہے۔ یہ اسلام کا ایک غیر فانی نظم ہے جس میں ہر وقت ہر مسلمان مرد کو لازماً شرکت کر کے اپنے قومی و ملی اتحاد کا ثبوت پیش کرنا پڑتا ہے۔ عورتوں کو اس فریضہ سے مستثنیٰ قرار دیا۔ کیونکہ جنگ و جہاد کے امور زیادہ تر مردوں ہی سے متعلق ہیں۔ جب کبھی صحیح طریقے پر اسلامی حکومت کی بنیاد رکھی گئی نماز باجماعت کا سرکاری طور پر انتظام کیا گیا۔ دیکھتے نہیں کہ خلفائے راشدین نماز باجماعت کی نہایت سختی کے ساتھ بذات خاص نگرانی کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ دولت عربیہ سعودیہ جس کو ہم صداقت اسلام کا ایک زندہ نشان قرار دے رہے ہیں کیونکر اس اہم کام سے غافل ہو سکتی تھی۔ چنانچہ نماز کا سرکاری انتظام ہے اور جملہ ممالک محروسہ میں نماز باجماعت کا کام سرکاری طور پر عمل میں لایا جاتا ہے۔ جماعت سے غیر حاضر رہنے والوں سے بازپرس کی جاتی ہے تاکہ امت نماز کے حقیقی مقصد کو سمجھے اور مسلمانوں میں نماز کی برکت سے وہ روح پیدا ہو جائے جو ازمنہ ماضیہ میں تقویت اسلام کا موجب بنی تھی۔ کیا عجب ہے کہ عربی مسلمانوں کا یہ جذبۂ ایمان مسلمانانِ عالم کے قلوب کو گرما دے اور وہ از سر نو اپنی شان کو محسوس کر کے تاریخ ماضیہ کو دہرا دیں۔ وما ذالک علی اللہ بعزیز۔

اجرائے حدود اللہ آج جبکہ مجالس قانون ساز روز افزوں مروجہ قوانین ملکی کے اندر ترمیم و تبدیلی کی ضرورتیں محسوس کرتی رہتی ہیں ملک کے بہترین دماغ یک جا جمع کئے جاتے ہیں۔ نہایت غور و خوض بحث و تمحیص کے بعد قوانین وضع کئے جاتے ہیں پھر بھی ان میں بہت سے نقائص باقی رہ جاتے ہیں۔ مگر اس مدنی مقنن عربی فلاسفر فداہ روحی کی اعلیٰ قابلیت و حسن لیاقت پر قربان کرو جس سے بہتر مقنن کبھی بھی مادر گیتی کے بطن سے پیدا نہ ہو سکا اور نہ آئندہ کے لئے امید ہے۔

وہ کونسا امر ہے جس کی بابت اس مدنی سرکار نے کوئی عمدہ سے عمدہ قانون نہ بنایا ہو۔ قومی و ملی و اجتماعی پولیٹیکل و سوشل معاملات، اقتصادیات، سیاسیات، ملک رانی و جہانبانی وغیرہ امور کی بابت عربی فلاسفر کے قوانین ایسے بہترین ہیں جن کا بدل دنیا آج تک پیش نہ کر سکی۔ ان جملہ قوانین کا نام حدود اللہ رکھا گیا۔ اور ان کی پاسداری کو ہر مومن و مومنہ کے لئے جزو ایمان قرار دے دیا گیا۔ دنیا کو آج امن و امان کی تلاش ہے بڑی بڑی منظم حکومتیں قیام امن سے عاجز آ رہی ہیں ہر طرف انقلاب کا دور دورہ ہے۔ دنیا کسی نئے انقلاب عظیم کے دروازے پر کھڑی ہوئی گھڑیاں گن رہی ہے۔ سرمایہ داری اور مزدوری کی جنگ ہے۔ دنیا کی اس خطرناک حالت میں اجرائے حدود اللہ ہی ایک ایسی تدبیر ہے جس سے دنیا امن و امان کا گہوارہ بن سکتی ہے۔ جس کا زندہ نمونہ دولت عربیہ سعودیہ ہے۔ جہاں کوئی انسانی دماغ ایسا نہیں جو قوانین الٰہی کا مقابلہ کرنے کے لئے کوئی قانون از خود ایجاد کرنے میں کامیاب ہو جائے وہاں صرف کتاب اللہ و سنت رسول اللہ کے احکام کو سرکاری مرتبہ حاصل ہے اور وہاں تلوار و قلم صرف اسی قانون کے حامی ہیں جو کتاب و سنت سے مستنبط ہو۔ اسلام اگر حکومت رانی سے عاجز ہوتا تو آج دولت عربیہ سعودیہ کو یہ رفعت و شوکت ہرگز نصیب نہ ہوتی۔ وہاں نہ رشوتوں کا بازار گرم ہے نہ معمولی مقدمات کے تصفیہ کے لئے پبلک کے راستے میں بعید سے دشواریاں پیدا کی جاتی ہیں نہ صاحب حکومت تک دادرسی لے جانے میں بہت سی مشکلات کا سامنا ہے وہی خلفائے راشدین کا نمونہ ہے کہ خلیفۂ وقت مسجد میں مصلے پر بیٹھا ہوا بڑے بڑے اہم مقدمات کو اشاروں میں فیصل کر دیتا ہے۔

دولت عربیہ سعودیہ میں تعلیم اسلام کے مطابق چوروں کے ہاتھ کاٹے جاتے ہیں۔ زانی کو سنگسار کیا جاتا ہے۔ ناحق خون کرنے والے سے شرعی قصاص لیا جاتا ہے۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ آج وہاں بہت کم جرائم پائے جاتے ہیں۔ چوری کرنے سے لوگ کانپ جاتے ہیں۔ قتل و زنا کے نام سے لرز جاتے ہیں۔ یہ ساری خوبیاں محض قوانین اسلام کے اجراء کی ہیں پس اگر اسلام کی روشن تاریخ کو کوئی ناواقف صرف ایک فسانہ کی حیثیت دیتا ہو تو اس کا فرض ہے کہ حجاز مقدس میں جا کر اسلام کی زندہ تاریخ کو اپنی آنکھ سے معائنہ کرے۔ ایسی حالت میں اسلام کو حکومت رانی و سیاست دانی و موجودہ ترقیات سے محض بیگانہ بتلانا اگر تعصب و ہٹ دھرمی نہیں تو اور کیا ہے۔ وما علینا الا البلاغ۔

نجد و حجاز

(مؤلفہ مولانا سید رشید رضا صاحب مرحوم مصری) جس میں مندرجہ ذیل مباحث پر تاریخی حیثیت سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ (۱) نجد و حجاز کی جغرافیائی حالت۔ (۲) شیخ محمد عبدالوہاب نجدی کا حال۔ (۳) وہابی اور حجاز۔ (۴) نجدیوں کا مذہب کیا ہے۔ (۵) وہابیوں کے لئے تاریخی شہادت کیا ہے۔ (۶) وہابیوں کے حجاز پر حملہ کے اسباب۔ (۷) وہابیوں کا حجرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور قبہ حرم شریف کے ساتھ برتاؤ۔ (۸) قبور، مساجد اور قبوں کی کیفیت۔ (۹) معاہدہ نجد و برطانیہ اور معاہدے کے فوائد۔ (۱۰) شریف حسین اور سلطان ابن سعود اور دونوں کا باہمی مقابلہ وغیرہ وغیرہ۔

۲۶×۲۰/۸ کے دو سو صفحات۔ قیمت صرف ۱۲/

اسلامی صورت جس میں ڈاڑھی و مونچھ کے احکام اور اس کی اہمیت کو قرآن مجید حدیث رسول مقبول صلعم و آثار صحابہ و فقہی روایات سے ثابت کر کے مخالفین کے شکوک کے تسلی بخش جوابات دیئے گئے ہیں۔ قیمت ۴/

اسلامی توحید جسمیں تعزیہ داری۔ نوحہ، ماتم و گریہ زاری کی تردید کر کے مخالفین کے استدلالات کا جواب قرآن و حدیث سے دیا گیا ہے نیز ثابت کیا ہے کہ حضرت امام حسینؓ کے قاتل شیعہ تھے قیمت ۴/

اسلامی پردہ شرعی پردہ کی حقیقت و اہمیت پر براہین عقلیہ و نقلیہ سے مخالفین پردہ کے تمام سوالات کے معقول، مدلل اور مسکت جواب دیئے گئے ہیں قیمت ۴/

منگوانے کا پتہ :- منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

تاریخ القرآن۔ قرآن مجید کے جمع و ترتیب اور نزول وغیرہ کی دلکش تاریخ۔ قیمت ۴/ پتہ:- منیجر اہلحدیث

مومیائی ۱۲

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے.... ...کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ۱۲؎۔ آدھ پاؤ ۱۲؎۔ پاؤ بھر ۴؎ مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ برہما والوں کو ایک پاؤ سے کم روانہ نہیں کیجائیگی اور نہ ہی وی پی بھیجا جائیگا۔

تازہ ترین شہادات

جناب سید عبد العلیم صاحب پنشنر دموہ۔ "مجھ کو آپ کی مومیائی سے نہایت فائدہ ہوا ہے۔ خدا آپکو اس کا اجر دیگا۔ بہت اطمینان کی دوا ہے۔ آپ سے جو چار چھٹانک اور منگوائی تھی وہ میرے ملاقاتیوں نے لے لی اب چار چھٹانک اور ارسال فرمائیں" (۱۰ ستمبر ۳۶ء)

جناب مرزا محمد ایوب بیگ صاحب مجھوکرا۔ "اس سے قبل دو مرتبہ آپ کے یہاں سے مومیائی منگا چکا ہوں جو بفضلہ بہت مفید ثابت ہوئی۔ براہ کرم آدھ پاؤ اور میرے نام بذریعہ وی پی پارسل روانہ فرما کر ممنون فرمائیں" (۲۳ ستمبر ۳۶ء)

مومیائی منگوانے کا پتہ:۔ حکیم محمد سردار خان پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

رعائتی اعلان بتقریب ماہ رمضان

تحقیق الکلام ۷

مصنفہ مولانا محمد عبد الرحمن صاحب محدث مبارکپوری مرحوم (شارح ترمذی) بزبان اردو حصہ اول میں وجوب قراءۃ خلف الامام کے دلائل حقہ و براہین قاطعہ بہت بسط اور تفصیل سے لکھے گئے ہیں۔ اور حصہ دوم میں مانعین کے دلائل عقلیہ و نقلیہ کے مدلل و مفصل جوابات دئیے گئے ہیں خاصکر علماء دیوبند کی دلیل حدیث کے چھ جواب وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ کے گیارہ جواب۔ وَاِذَا قَرَاَ فَاَنْصِتُوْا کے چار جواب۔ مَالِیْ اُنَازِعُ الْقُرْاٰنَ کے پانچ جواب مَنْ کَانَ لَہٗ اِمَامٌ کے دس جواب تحریر کئے گئے ہیں از یکم رمضان تا ۱۵ شوال ۱۳۵۵ھ حصہ اول ۱۲؎ کی بجائے ۱۲؎ اور حصہ دوم ۸؎ کے بجائے ۱۲؎ پر روانہ کی جائے گی۔ محصول علاوہ۔

ملنے کا پتہ:۔ حکیم ابو الفضل عبد السمیع ناظم دواخانہ مفید عام۔ ڈاکخانہ مبارکپور صوفی پورہ۔ ضلع اعظم گڈھ

ہندوستانی صندلی عطریات

ہمارے کارخانہ کے تیار شدہ

مشہور و معروف اسپیشل عطر ہزارہ و عطر روح افزا

بلا رنگ فی تولہ عہ۔ ۶؎۔ ۸؎ فی تولہ عہ۔ ۱۲؎۔ ۸؎۔

اور جملہ ہر قسم کے نہایت بہترین عطریات خرید فرمائیے

فہرست مفت طلب فرمائیے

پتہ:۔ فرم شیخ امانت اللہ حاجی محمد مکارم

تاجران عطر۔ قنوج۔ یوپی

ہندوستان اور پیٹنٹ ادویات

انگلستان، فرانس، امریکہ اور ہندوستان کی تین صد شہرہ آفاق ادویات کے اصل نسخہ جات۔ آپ منگوا کر فائدہ اٹھائیں۔ مفید چیز ہے۔ قیمت عہ منگوانے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

خوشخبری رمضان شریف

یہ کارخانہ ہر سال رمضان شریف میں رعائت کیا کرتا ہے بدستور سابق خریداران فائدہ اٹھائیں۔

احمر قانی مصدقہ حضرات اکابر علماء و حکماء و رؤسا وغیرہ جن کے اسماء مع تصدیقات بارہا اخبارات میں شائع ہو چکے ہیں۔ **تازہ ترین شہادت**۔ از جناب مولانا حافظ محمد حسین صاحب میرٹھی حال خطیب جامع مسجد اہل حدیث کولوٹولہ کلکتہ:۔

"میں پاؤں کے درد میں عرصے سے مبتلا تھا۔ آپنے آزمائش کیلئے جو روغن احمر قانی مرحمت کیا تھا اسکے استعمال سے درد موقوف ہو کر فائدہ نظر آیا۔ لہذا قیمتاً عنائت کریں"

یہ تیل باوجود خوشبودار ہونے کے اکثر امراض، درد اعضاء ہر قسم۔ ورم۔ چوٹ۔ لقوہ۔ فالج۔ گنٹھیا۔ کھانسی دمہ۔ بخار۔ نمونیا۔ جوکا ڈبہ اطفال۔ آنت اترنا۔ درد و ورم خصیہ۔ جلے و کٹے ہوئے زخموں وغیرہ میں اکسیر مجرب ہے۔ قیمت فی سیر پانچ روپے (۵؎) رعائتی فی سیر تین روپے دستیابی

(منگوانے کا پتہ)

منیجر روغن احمر قانی پوسٹ تیلنی پارہ ضلع ہوگلی

(۱۷)

عجیب الاثر فلیویا۔ امساک ۸؎

(رجسٹری شدہ گورنمنٹ آف انڈیا ہے۔ ۹۲۵ء)

وعدہ لاشریک کی قسم بالکل درست ہے۔ بیکار ثابت کرنے والے کو یکصد روپیہ انعام۔ ایمان والوں کو یقین چاہیئے۔ تہذیب کے دائرہ سے باہر ہونا نہیں چاہتا ایک گولی کھانے سے خواہ بوڑھا ہو یا جوان اس رات قضائے حاجت کے بغیر نہیں رہ سکتا۔ متقی، پرہیزگار عالم کی زیر نگرانی تیار ہوتی ہے۔ فی شیشی ۸؎۔

پتہ:۔ نظام برادرز نمبر ۲۵ فرید کوٹ (پنجاب)

مفت بالکل مفت

کتب خانہ ثنائیہ کی فہرست کتب ہر شخص مفت منگوا سکتا ہے۔ پتہ:۔ مہتمم کتب خانہ ثنائیہ امرتسر

ahmadimuslim.de

شمالی ہندوستان ۱۴/

میں کتب خانہ رشیدیہ ہی واحد کتب خانہ ہے۔ جس میں مصر، استنبول، بیروت، شام کے علاوہ ہندوستان کے ہر خطہ کی اُردو، عربی، فارسی مطبوعات کا عظیم ترین ذخیرہ ہے۔ تجربہ شرط ہے۔

نمونۃً چند کتب کی تخفیف شدہ قیمتیں درج ذیل ہیں :-

تفسیر ابن کثیر کامل عربی طبع مصر	عـہ	زرقانی شرح مواہب اللدنیہ	عـہ ۱۲
زاد المعاد ابن قیم سفید	ہے	سبل السلام شرح بلوغ المرام کاغذ سفید عمدہ	ہے ۳
ترغیب و ترہیب سفید کاغذ	ہے	نسیم الریاض شرح شفا برحاشیہ شرح شفا	
تاریخ ابن کثیر (البدایہ والنہایہ) ۹ حصہ تیار ہیں		ملا علی مصری	۶/
قیمت فی حصہ	ہے	تفسیر فتح القدیر شوکانی	عـہ

فرمائشی خط میں اپنا قریبی ریلوے اسٹیشن لکھئے تاکہ کتب ریلوے سے روانہ کی جاسکیں اور تقریباً ایک چوتھائی رقم پیشگی بذریعہ منی آرڈر ضرور روانہ فرمائیں۔ بلا پیشگی وصول ہوئے تعمیل نہ ہوگی۔

مینجر کتب خانہ رشیدیہ۔ اُردو بازار۔ جامع مسجد دہلی

خمیرۂ بادام طیوری (رجسٹرڈ)

کمزور جسم اور ناتوان بدن میں حیرت انگیز تبدیلی پیدا کرتا ہے رگ و ریشہ میں طاقت دوڑنے لگتی ہے۔ مسرت و شادمانی سے چہرہ تمتما اٹھتا ہے۔ امساک کے لئے موثر۔ طاقت کے متلاشی اس سے فائدہ اٹھائیں۔ نزلہ و زکام۔ سر کے چکر۔ دھڑکن۔ چلتے دم چڑھنا۔ اٹھتے آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا جانا۔ دماغی محنت سے جی چرانا۔ خوفزدہ رہنا۔ معمولی آہٹ سے کلیجہ دھک دھک کرنا کمردرد۔ نسیان و جریان کافور ہوتے ہیں۔ (۴۸)

قیمت پاؤ پختہ تین روپے۔ آدھ سیر پانچ روپیہ آٹھ آنے ایک سیر دس روپے۔ خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔

لاہور ملنے کا پتہ :- مینجر دواخانہ پنجاب طبی بورڈ بل روڈ۔ کوٹھی ۲۸

اس کے علاوہ تمام آرڈر ذیل کے پتہ پر آنے چاہئیں :-

مینجر دواخانہ مقصود عالم امرتسر (پنجاب)

تمام دنیا میں بے مثل ۹/

غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اُردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوٰۃ مترجم و محشی اُردو

کا ہدیہ سات روپے

ان دونو بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار اہلحدیث میں شائع ہوتی رہی ہے۔

پتہ :- مولانا عبد الغفور صاحب غزنوی
حافظ محمد ایوب خان غزنوی
مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

شائقین و تجار کو خوشخبری ۵/

رمضان المبارک کے تحفے

ہمارے کارخانہ کے تیار شدہ مشہور ہندی عطریات عطر مجموعی۔ عطر شمامۃ العنبر۔ عطر سوسن۔ عطر مشک حنا شاہجہانی گلاب۔ روح خس عطر مجموعہ۔ عطر سہاگ فی تولہ عہ۔ ۵/۔ ہے۔ للعہ۔ صہ۔ روغن گیسو دراز فی شیشی عہ

نوٹ :- جملہ ہر قسم کے عطریات و دیگر اشیاء بیوپارانہ نرخ سے منگائیے۔ فہرست مفت طلب کیجئے۔

پتہ :- اشرف علی محمد علی تاجر عطر حنا فیکٹری قنوج یوپی

طلائے اعظم ۱۶/

بری صحبتوں سے اعضاء مخصوصہ میں جس قسم کی خرابیاں بھی ہوں یہ طلاء عجیب کرشمہ دکھاتا ہے۔ لگاتے ہی جسم میں جذب ہو کر فاسد رطوبتوں کو خارج کرتا ہے۔ آبلے وغیرہ نہیں ڈالتا دوران خون میں تحریک عضو میں تندہی و فربہی لاتا ہے۔ کام کاج میں حارج نہیں۔ قیمت ۱/۔ محصولڈاک ۸/

المشتہر :- مینجر پرنسپل ڈسپنسری (رجسٹرڈ) پٹیالہ

سرمہ اکسیر العین رجسٹرڈ

دھند۔ جالا۔ غبار۔ ڈھلکہ۔ خارش۔ سرخی چشم کے علاوہ ضعف بصارت کو زائل کرکے بینائی کو روشن کرنے میں اکسیر بے نظیر ہے۔ ہزارہا لوگ اسکے استعمال سے عینک کی زحمت سے نجات پا چکے ہیں۔ بحالت صحت اسکا استعمال ہونے والی امراض سے بچاتا ہے۔ منگوا کر فائدہ اٹھائیں فی شیشی عہ

(ملنے کا پتہ)

کارخانہ سرمہ اکسیر العین رجسٹرڈ حکیم سٹریٹ امرتسر

تندرستی ہزار نعمت ہے

اگر آپ تندرست رہنا چاہتے ہیں تو اپنے معدے کا علاج کریں۔ ہماری تیار کردہ دوائی اکسیر ہاضمہ کے استعمال سے معدہ کی تمام بیماریاں کافور ہو جاتی ہیں۔ قیمت فی ڈبہ عہ محصول ڈاک ۵/۔ نمونہ عہ۔ (ملنے کا پتہ)

مینجر اکسیر ہاضمہ ایجنسی۔ لاہوری گیٹ امرتسر

ہر قسم کے قرآن و حمائلیں ملنے کا پتہ :- مینجر دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر

سنہری موقعہ

چلئے تیار ہو جائیے

کیونکہ

عنقریب دیسی **حج لائن** کمپنی کے
تیز رفتار آرام دہ جہازات
ہندوستان کے حاجیوں کو
لے کر روانہ ہوجانے والے ہیں۔

المدینہ سندھیا **الہند**

اسٹیم نیوی گیشن کمپنی کے جہازوں میں حاجیوں کو جو آرام ملتا ہے

اس سے ہر شخص واقف ہے۔ اگر ہندوستان کے حاجیوں کو نہایت اطمینان کے ساتھ سفر کرنا منظور ہو تو وہ پہلی فرصت میں اپنی جگہ **المدینہ** اور **الہند** میں جلد از جلد مخصوص کرالیں۔ مزید معلومات کے لئے ذیل کے پتہ پر خط و کتابت کیجئے۔

حج لائن دی سندھیا اسٹیم نیوی گیشن کمپنی لمیٹیڈ

بمبئی۔ کراچی۔ کلکتہ

مطبوعات الہلال

چربہ اُڑ گیا

فاروق گنج موڈ بیڈن شیرانوالہ دروازہ لاہور

سرمہ نور العین

(مصدقہ مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ (۵۹)

(منگوانے کا پتہ)

منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ

کتاب الاثمار اس کتاب میں پھلوں کی تعریف۔ نگہداشت اور پرورش کا ذکر کیا ہے۔ قیمت سہ۱ر۔ رعائتی ۳ر

نخ جمال الدین افغانی ازمولانا ظفر علی خان صاحب اڈیٹر "زمیندار"۔ قیمت سہر۔ رعائتی ار

خون شہادت کے دو قطرے ازمولانا ابوالکلام صاحب آزاد ۔ حضرت شہید رح اور منصور رح کے حالات۔ دلکش پیرایہ میں۔ قیمت رعائتی ۲ر

تاریخ تبلیغ اسلام حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر سرور کائنات صلعم تک تبلیغ اسلام کس طرح ہوئی۔ قیمت عہ۔ رعائتی ۶ر

کتب منگوانے کا پتہ :- **منیجر اہلحدیث امرتسر**

تحقیقات جدید در امراض شدید سر سے پاؤں تک جملہ شدید امراض کی وجہ تشخیص اور انگریزی طریق علاج مع نسخہ جات۔ بہترین کتاب ہے۔ قیمت عہ۔ رعائتی قیمت ۸ر

کامل دائی دائی جنائی کے متعلق بہترین و جامع کتاب اور تصاویر۔ اس کتاب کا ہر گھر میں رہنا ضروری ہے۔ قیمت عہ۔ رعائتی ۱۰ر

طوفان حیات جھوٹے پیروں، پرانی رسموں کے خلاف کتاب بطور ناول۔ ازمولانا راشد الخیری مرحوم دہلوی۔ قیمت عہ۔ رعائتی ۸ر

ahmadimuslim.de

شمائل شریف مطبوعہ مصر جیبی سائز بہت عمدہ ہے طباعت و کاغذ اور جلد نہایت عمدہ۔ قابل دید ہے اصل قیمت للعہ۔ رعایتی دو روپے (۲)

شمائل شریف مکتوبہ شاہ عالمگیر غازی

شمائل شریف ہذا کی کتابت شاہ غازی اورنگ زیب عالمگیرؒ کی کی ہوئی ہے۔ جو بڑی محنت سے بلاک بنوا کر جرمنی میں طبع کرائی گئی ہے۔ ایک تاریخی تحفہ ہے۔ اخیر میں شاہ غازی کے دستخط بھی بجنسہ ہیں۔ مجلد اصل قیمت چار روپے۔ رعایتی ؏۔

المامون خلیفہ مامون رشید کے سوانح حیات اصل قیمت عہ۔ رعایتی ۸ر

مقالات شبلی مولانا شبلی نعمانی مرحوم کی مشہور و معروف تصنیف ہے جسمیں آپ کے بیش بہا مضامین کا مجموعہ ہے۔
قیمت ۱۲ر۔ رعایتی ۶ر

سفرنامہ روم، شام مصر مولانا شبلی کا اسلامی ممالک کا سفر۔ وہاں کے حالات۔ باشندوں کے عادات اور خصائل۔ قیمت عہ۔ رعایتی ۸ر

ازواج النبی صلعم مؤلفہ سید ظہور الحسن دہلوی رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے حالات۔ اور معترضین کے اعتراضات کا تسلی بخش جواب۔ قابل مطالعہ ہے۔
قیمت عہ۔ رعایتی ۸ر

رد اکاذیب لہابیہ مصنفہ مولوی محمد یوسف صاحب فیض آبادی۔ مذہب حقہ اہل حدیث پر اہل بدعت اور بعض ناواقف اصحاب مختلف قسم کے اعتراضات کیا کرتے ہیں جن کا مدلل اور مفصل جواب دیا ہے۔ گویا مخالفین کا ناطقہ بند کرنے کیلئے ایک علمی ہتھیار ہے۔ ہر موحد اہل حدیث کو اس کا مطالعہ ازحد ضروری ہے۔ تبلیغ و اشاعت کی خاطر قیمت بھی نصف کر دی ہے۔ اصل قیمت ۱۴ر رعایتی قیمت ۱۰ر

براہین شمسیہ یہ "رد اکاذیب لہابیہ" کا حصہ دوم ہے۔ مقلدین کے تمام اعتراضات کا مدلل و مسکت جواب دیا گیا ہے۔ حنفی مذہب کے اکثر مسائل مروجہ کی تردید کتب حنفیہ سے کی گئی ہے۔ قیمت ۱۲ر رعایتی ۶ر

ثنائی برقی پریس امرتسر

مطبع ہذا میں ہر قسم کی سادہ اور رنگین چھپائی کا کام گاہک کے حسب منشا کیا جاتا ہے۔ تجربہ کریں

سیرۃ النعمان حضرت امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کوفی رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح حیات۔ از پیدائش تا وفات۔ از قلم مولانا شبلی نعمانی مرحوم۔ قیمت عہ۔ رعایتی ۸ر

مفت بالکل مفت

جنتری ۱۹۳۹ء مفت حاصل کریں
نئے سال کی جنتری ایک ٹکٹ بھیج کر پتہ ذیل سے مفت حاصل کریں
پتہ:۔ منیجر سیلاٹم ہومیوپیتھک فارمیسی کٹڑہ کرم سنگھ امرتسر

حیات حافظ۔ اصل قیمت ۸ر۔ رعایتی ۴ر

ہندوستانی صنعت

ملک کی ترقی چاہنے والوں کو خوشخبری۔ ہمارے کارخانے میں ایک عرصے سے موسم گرما میں بنیان ہر قسم اور موسم سرما میں موزہ، سویٹر، پلوور اونی سوتی تیار ہوتے ہیں اور بطور تھوک فروشی دہلی [illegible] بھیجے جاتے ہیں۔
آپ بھی ایک [illegible] آزما [illegible] کارخانوں [illegible] اور نرخ [illegible]
ملنے کا پتہ۔ [illegible] نٹنگ ہوس
صدر بازار۔ دہلی

سراج منیر۔ یہ کتاب بھی مصنف ممدوح کی تصنیف ہے جس میں چند علمی مسائل مثلاً وجود خدا۔ اثبات حشر نشر۔ اثبات رسالت۔ حقیقت فلسفہ اسلام۔ بعثت النبی وغیرہ پر بسیط بحث کر کے اخیر میں حضور صلعم کی مختصر سوانح مبارک ہے۔ قیمت عہ۔ رعایتی ۱۲ر

ترکان احرار غازی مصطفےٰ کمال پاشا۔ غازی انور پاشا۔ طلعت پاشا۔ غازی احمد مختار پاشا۔ محترمہ خالدہ خانم وغیرہ کارنامے [illegible]
جملہ کتب [illegible]

ahmadiyyamuslim.de